عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ ملتان

لولاک

۲

صفر المظفر

۱۴۲۰ھ

جون

۱۹۹۹ء

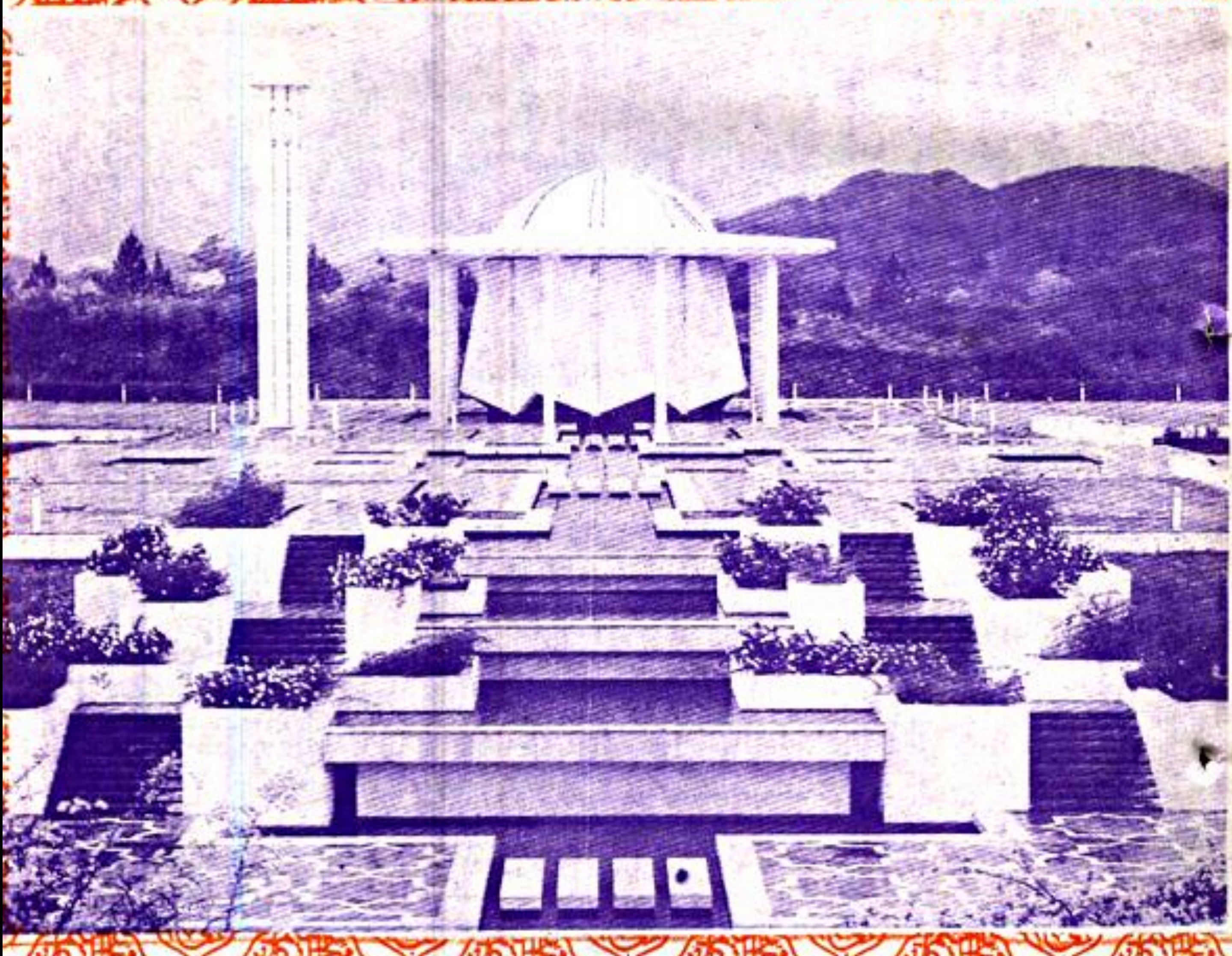

ماہنامہ لولاک ملتان

بیاد مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ ۳/۲ ۳۶

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ
علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

اداریہ		۳
تقریر: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ		۹
ام المومنین حضرت خدیجہؓ	مولانا عبدالسلام ندوی	۲۹
گوہر شاہی کیس کے فیصلہ کا مکمل متن	ملک محمد حسین ایڈووکیٹ	۳۶
قادیانی شبہات کے جوابات	ادارہ	۴۵
العرف الوردی فی اخبار المہدی	ترجمہ قاری قیام الدین قسط10	۴۸
قادیانی یہودی بھائی بھائی	محمد حفیظ اللہ	۵۱
حضرت ابولبابہؓ کی توبہ	انتخاب: محمد حفیظ اللہ	۵۲
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	۵۵
نقد و نظر	ادارہ	۶۲

اداریہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر پولیس گردی!

30اپریل کو پورے ملک میں حکومت کی مرزائیت نوازپالیسی اور مرکزی دفتر تحفظ ختم نبوت واقع حضوری باغ روڈ ملتان پر پولیس گردی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ مختلف شہروں میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر پولیس کے غیر قانونی چھاپے' اور بے جا خوف وہراس پھیلانے کے واقعہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق 6 محرم الحرام علی الصبح پولیس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہیڈ آفس کو گھیرے میں لے کر دھاوا بول دیا۔ کوئی سا حکم نامہ دکھائے اور وجہ بتائے بغیر پولیس مجلس کے مرکزی دفتر میں دندناتی داخل ہوئی۔ 1:30 گھنٹے کی تلاشی کے بعد جب پولیس کو کچھ حاصل نہ ہوا تو وہ کھسیانی بلی کی طرح آئیں بائیں شائیں کرتی جاتی رہی۔ بعد ازاں صوبائی وزیر خوراک اقبال خاں خاکوانی صاحب دفتر مرکزیہ تشریف لائے۔ مولانا اللہ وسایا صاحب سے مل کر انہوں نے اس ناخوشگوار واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور کوئی سا مرہم دیئے بغیر زبانی جمع خرچ کرنے کے بعد لوٹ گئے۔ مرکزی دفتر پر پولیس غنڈہ گردی کے واقعہ کی صدائے بازگشت پارلیمنٹ میں سنائی دی گئی۔ جو صحرا میں طوطی کی صدا ثابت ہوئی۔ حکومت اور انتظامیہ نے اس واقعہ پر کوئی نوٹس نہیں لیا۔ یہ حقیقت ہے کہ اقتدار کے مزے لوٹنے والے لب شیریں اور زبان طاقت کی سمجھتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ایسی دینی جماعت ہے جو نصف صدی سے دین کے بنیادی' اساسی عقیدہ کے تحفظ اور قادیانی فتنہ کے خلاف تبلیغی' قلمی' علمی' احتساب میں مصروف عمل ہے۔ اتحاد بین المسلمین اس جماعت کا طرہ امتیاز ہے۔ ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں میں یہ شرف مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل ہے کہ اس کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر اکٹھے ہو کر اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ مختلف مسالک اور مکاتب فکر راہنماؤں کو ملانے اور باہمی جوڑ میں بلاشبہ رابطہ پل کا کام دیا ہے۔ ماضی بعید اور ماضی قریب میں ختم نبوت کی تحریکوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر دیوبندی'

بریلوی‘اہل حدیث کے علاوہ اہل تشیع نے مل کر عقیدہ ختم نبوت سے قلبی وابستگی اور ایمانی حرارت کے جو فقید المثال مظاہرے کئے تھے انہیں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ یہ بات لکھتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے کہ آج ایک مکتب فکر کے افراد کو ایک جگہ بٹھانا مشکل ہے۔ جماعت کے مرحوم راہنماؤں پر خدا تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں جن کے اخلاص اور جذبہ ایمانی نے تمام مکاتب فکر کو اتحاد کے گلدستہ کی صورت میں یکجا کیا تھا۔ موجودہ حالات میں گو اتحاد کا کام خاصا مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔ جماعت کے موجودہ راہنماؤں کا مشن اور مقصد اتحاد بین المسلمین ہے کیونکہ ملک اور قوم کے وسیع تر مفاد اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک مسلمانوں کے مستقل اتحاد کی مرہون منت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دامن فرقہ واریت کی دھول اور سیاسیات کی گرد سے ہمیشہ محفوظ رہا ہے۔ جماعت کی لغت میں دونوں چیزوں کا سرے سے وجود نہیں ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ہر اس فرقے کی ممنون احسان ہے۔ جماعت ہر اس تنظیم کی شکر گزار ہے‘ جماعت ہر اس ادارہ اور فرد کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ‘ تردید مرزائیت اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے لئے عملاً حصہ ڈال کر جماعت کی ہموائی کر رہا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنی خدمات گنوانے کا شوق ہے نہ ضرورت۔ کیونکہ مقدس مشن صلہ کی تمنا اور ستائش کی پرواہ سے بے نیاز ہیں۔ مجلس کے بانی امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء نے قیام پاکستان کے بعد سیاست کو خیرباد کہہ کر محض عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور استحکام پاکستان کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ پاکستان میں اقتدار پر عملاً قبضہ کی قادیانی سازش کو ناکام بنانے کے لئے 1953ء کی تحریک ختم نبوت چلائی گئی۔ 1974ء کی تحریک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ ہوا۔ 1984ء میں قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجرا عمل میں آیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر تحریک ختم نبوت میں دوسری جماعتوں کے راہنماؤں کو قیادت اور سیادت سونپ کر نیاز مندی حاصل کی اور کسی قسم کی اعانت سے دریغ نہیں کیا۔

اس ساری تفصیل کا مقصد یہ تھا کہ ایک ایسی دینی جماعت جو مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی داعی اور علمبردار ہے۔ جس کے راہنماؤں نے کبھی نمود و نمائش اور پبلسٹی کو پسند نہیں کیا۔ ایسی بے ضرر جماعت کے دفتر پر پولیس کی یلغار اور روا رکھا گیا ظلم کسی طور بھی مناسب نہیں۔ پولیس کے ایسے اقدامات حکومت کے لئے باعث بدنامی ہیں۔ کیا سرگودھا میں پولیس نے جو گل کھلائے اور بے گناہ شہریوں کو موت کے گھاٹ

اتار دیا۔ اس سے حکومت کی ساکھ کس قدر متاثر ہوئی ہے؟ کبھی حکومت کے بست وکشاد اس کا اندازہ لگائیں گے۔؟ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر پولیس کی غنڈہ گردی کے بعد ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا جماعت کو اسی بات کی سزا دی گئی ہے کہ وہ فرقہ واریت میں کیوں ملوث نہیں؟ اسے مسلمانوں کو جوڑنے اور باہمی اتفاق واتحاد کے عملی کردار کے حوالہ سے ذہنی کوفت پہنچائی گئی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ صوبائی حکومت اس واقعہ کا فوری نوٹس لیتی۔ اور متعلقہ نااہل افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاتی۔ وزیراعلیٰ کی خاموشی اور صوبائی حکومت کی سردمہری پولیس افسران کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث بنے گی۔ آج یہ واقعہ اور کل کوئی اور واقعہ حکومت کے لئے شرمندگی کا باعث بنے گا۔

آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے یادگار ٹکٹ کیوں؟

کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر 30 اپریل کو پورے ملک میں حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں علمائے کرام اور مختلف رہنماؤں نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی آنجہانی کی تصویر کے یادگار ٹکٹ جاری کرنے اور قادیانی جماعت کے وکیل مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کو احتساب سل میں سپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔ علماء ومقررین نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی سے متعلق جاری کردہ ڈاک ٹکٹ بند کئے جائیں۔ اور ملک بھر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

اس میں شک نہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کو سائنس کے شعبہ میں نوبل پرائز ضرور ملا تھا۔ سائنس کے شعبہ میں آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی خدمات یقیناً مسلمہ ہوں گی۔ شاید اسی سے متاثر ہو کر حکومت نے ڈاکٹر عبدالسلام کے یادگاری ٹکٹ جاری کر کے انہیں قومی ہیرو قرار دینے کی کوشش کی ہے۔

اول......• نوبل پرائز کی حقیقت سے متعلق تمام شواہد اور حقائق منظر عام پر آچکے ہیں۔ ہمیں انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ نوبل پرائز یہودیوں کی یادگار ہے اور انہی کے منظور نظر اس کے حق دار ہیں۔ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ اور یہودیوں کے قابل اعتماد آلہ کار ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام بلاشبہ اس بھٹے کی اینٹ تھے۔

دوم.........ڈاکٹر عبدالسلام انتہائی متعصب، کٹر اور پکا قادیانی تھا۔ انہیں اپنے مذہب پر فخر اور ربانی مذہب پر گھمنڈ تھا۔ وہ اس کا اعلان اور اعادہ کرتے رہتے تھے۔ ہمارے نصاب تعلیم کی تدوین کرنے والوں

نے ان کا نام مسلمان سائنس دانوں کی فہرست میں درج کر کے انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ وزارت تعلیم کو ابھی تک اس کا نوٹس لینے کی توفیق نہیں ہوئی۔

سوم.......... اسلام سے عزیز اور پاکستان سے محبوب کوئی چیز نہیں۔ قادیانی ہونے کے ناطے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اپنے مذہبی عقائد کے حوالہ سے وہ دشمن اسلام ہیں۔ اسلام اور شعائر اسلام کی جتنی تضحیک مرزا غلام احمد قادیانی نے کی ہے اور کوئی دشمن اسلام اس کی جرات نہیں کر سکا۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنسی خدمات مسلمہ ہیں تو ان کی وطن دشمنی اور پاکستان سے نفرت و عداوت بھی مسلمہ ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے فیصلہ کے خلاف کیا ڈاکٹر عبدالسلام نے رد عمل کے طور پر پاکستان کو لعنتی ملک قرار نہیں دیا تھا؟۔

چہارم.......... ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کو قومی ہیرو قرار دینا قومی غیرت و حمیت کی توہین ہے۔ قومی ہیرو وہی قرار پا سکتا ہے جس پر پوری قوم کو فخر ہو۔ متنازعہ شخصیت کو قومی ہیرو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں جام شہادت نوش کرنے والے قومی ہیرو ہیں۔ کیونکہ پوری قوم کو ان کی بے مثال جرات' بہادری' اور قربانی پر فخر ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایٹمی دھماکے کر کے نہ صرف وطن عزیز کا نام روشن کیا ہے بلکہ پاکستان کو ناقابل تسخیر قوت بنانے کا فقید المثال کارنامہ بھی سرانجام دیا ہے۔ کراچی سے لے کر خیبر تک پوری قوم کو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی صلاحیتوں اور خدمات پر فخر حاصل ہے۔ ان کے مقابلہ میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی سائنسی ریسرچ سے پاکستان کو کیا حاصل ہوا؟ ان کے نوبل انعام سے پاکستان کو کیا فائدہ ہوا؟ حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی تصویر کے یادگاری ٹکٹ جاری کرتی۔ جو حقیقی قومی ہیرو کہلانے کے مستحق ہیں۔ جن کی اسلام دشمنی عیاں ہو' جن کی حب الوطنی مشکوک ہو' اسے قومی ہیرو قرار دینا حب الوطنی کے جذبوں کے منافی ہے۔ حکومت نے احتساب سل میں مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کو سپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کر کے ایک اور غیر دانشمندانہ اقدام کیا ہے۔ حکومت احتساب کرے ہمیں اس سے اختلاف نہیں۔ لیکن ایسے انتخاب سے گریز کرے جو اس کے لئے اور بدنامی ورسوائی کا باعث بنیں۔ حکومت کو اپنی اداؤں پر غور کرنا چاہیے۔

حکومت سرحد کا غیر دانشمندانہ اقدام

دینی حلقوں میں یہ خبر اضطراب اور تشویش کا باعث ہوگی۔ کہ صوبہ سرحد کی حکومت نے

مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی جانب سے شائع کردہ پمفلٹ ضبط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خبر ملاحظہ فرمائیں:

"پشاور (بیورو رپورٹ) حکومت سرحد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی طرف سے جاری کردہ مندرجہ ذیل کتابوں کی تمام کاپیاں اور کسی زبان میں ان کے تراجم کو فوری ضبط کرنے کا حکم دے دیا۔ مجرم اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کی روشنی میں آستین کے سانپ یعنی قادیانی سانپ۔"

روزنامہ دن 13 مئی 1999ء

اسی تاریخ کو معاصر نوائے وقت راولپنڈی اور اس کے علاوہ دیگر اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ اس غیر دانشمندانہ اقدام پر صوبہ سرحد کی حکومت کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ گذشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر واقع ملتان پر پولیس کا چھاپہ اور اب سرحد حکومت کی کرم فرمائی۔ اس سازش کو کیا نام دیا جائے؟ سرحد حکومت نے مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پمفلٹوں کو ضبط کیا ہے۔ جن میں صرف مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی کتب کے حوالہ جات شامل ہیں۔ ایسے پمفلٹ گذشتہ کئی سالوں سے اندرون وبیرون ملک شائع کر کے تقسیم کئے جارہے ہیں۔ ان پمفلٹوں میں مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور دیگر شعائر اسلامی کی تضحیک کے حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ اگر حکومت سرحد کو ان حوالہ جات پر اعتراض تھا تو قادیانی کتب ضبط ہونی چاہئیں تھیں۔ ان کے پبلشرز قانونی گرفت میں آنے چاہئیے تھے۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے بقول شیخ سعدیؒ "سنگ را بستہ وسگ را کشادہ" کی پالیسی اختیار کر کے احمقانہ قدم اٹھایا ہے۔

ہم نے اپریل 1999ء کے لولاک کے اداریہ میں اقلیتی نشستوں پر قادیانی ملک قسیم الدین خالد رکن سرحد اسمبلی سے متعلق روزنامہ اوصاف مورخہ 25 فروری 1999ء کے حوالہ سے تمام تفصیلات سپرد قلم کی تھیں۔ قادیانی جماعت کا جس طرح خمیر مکروفریب اور جھوٹ سے اٹھایا گیا۔ اس کی پالیسیاں بھی اپنے خمیر کی طرح ہیں۔ ایک طرف تو قادیانی جماعت انتخابات 'مردم شماری' میں حصہ نہیں لیتی۔ دوسری طرف خفیہ اور غیر قانونی طریقوں سے اس کے نمائندے حکومت کے ایوانوں میں گھس کر مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ حالیہ پمفلٹ کی ضبطگی کا گل اسی ملک قسیم الدین خالد کا کھلایا ہوا ہے۔ جو صوبہ سرحد کی حکومت کو کسی ابتلا اور امتحان میں ڈالنا چاہتا ہے۔ ہم وزیر اعلیٰ سرحد سے گذارش کریں گے کہ وہ اپنے آستینوں میں چھپے اور گھسے سانپوں سے بچ کر رہیں۔ ایسا کوئی سا اقدام ان کی حکومت کے ماہتاب کو غائب کر دے گا۔

مولانا انوار الحق حقانی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن' مرکزی جامع مسجد کوئٹہ بلوچستان کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی کے والد گرامی مولانا عبدالحی ۹۵ سال کی عمر میں ۵ اپریل ۱۹۹۹ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کا آبائی گاؤں میر علی قلعہ تحصیل آلائی ضلع بٹگرام صوبہ سرحد تھا۔ ابتدائی دینی تعلیم صوبہ سرحد کے مقامی علماء کرام سے حاصل کی۔ بعد ازاں علاقہ کے علمائے کرام علامہ محمد ایوب تیلوسی" قاضی اللہ داد مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ہمراہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن" کی تحریک آزادی ہند میں مقامی سطح پر جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔ کشمیر کی آزادی کے لئے سرحدی قبائل کی لشکر کشی میں حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد جمعیت علماء اسلام سے تادم مرگ وابستہ رہے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو ہمیشہ انتہائی قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھا۔ ساٹھ سال سے مسلسل رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی سعادت حاصل رہی۔ چار پانچ یوم میں ختم قرآن معمول زندگی رہا۔ مولانا عبدالحی مرحوم کا جملہ خاندان علوم دینیہ سے سرفراز ہے۔ مرحوم کے چار صاحبزادے مولانا انوار الحق حقانی' مولوی عبدالحلیم' حافظ عبدالحق' مولانا حسین احمد' مرحوم کی چار صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔ ۵ اپریل بروز پیر جامع مسجد توحید گلشن جدید کراچی میں بعد نماز عشاء نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور اسٹیل ٹاؤن کراچی کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں ممتاز علمائے کرام نے خصوصیت سے شرکت فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا انوار الحق حقانی کے اس صدمہ میں برابر کی شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے سرپرست اور ضلع قصور کی روحانی و علمی شخصیت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی" گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ سید نفیس شاہ صاحب نے نماز جناہ پڑھائی۔ ہزاروں لوگوں نے شاہ صاحبؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رفقاء دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت شاہ صاحب کے درجات کو بلند فرمائیں اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائیں۔

فتنہ قادیانیت اور امت کی ذمہ داری

تقریر : مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ کی دو درجن کے قریب تقاریر لکھی ہوئی' یا کیسٹوں کی شکل میں دفتر مرکزیہ میں محفوظ تھیں۔ اب ان تمام کو کاغذ پر منتقل کرلیا گیا ہے۔ یکجا کتابی شکل میں شائع کرنے سے پیش تر ضروری سمجھا گیا کہ ان کو قسط وار لولاک میں شائع کردیں۔ چونکہ تمام تر تقاریر رفقاء نے مرتب کی ہیں ۔ اس لئے بہت زیادہ اصلاح طلب ہونگی۔ لولاک میں شائع کررہے ہیں تاکہ اگر تصحیح کی ضرورت ہو تو بعد میں وہ کرلی جائے۔ رفقاء فکر' جماعتی احباب' وقارئین ان کو پڑھیں اور اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ آئندہ سے ہر شمارہ میں ایک ایک تقریر شائع کیا کریں گے۔

اس شمارہ میں حضرت مرحوم کی وہ تقریر دی جارہی ہے جو ۱۹۷۰ء کے الیکشن سے قبل آپ نے ملتان ختم نبوت کانفرنس میں فرمائی تھی' جب ہر طرف قادیانی جارحیت کا طوفان تھا۔ مسلمان قوم اور بالخصوص مسلمان افسران قادیانیوں سے مرعوب تھے۔ ان حالات میں ایک داعی' و مبلغ اسلام کے دل میں اپنی قوم کو مسئلہ سمجھانے کی جو تڑپ ہونی چاہیے وہ اس خطاب سے عیاں ہے۔ ان حالات کو سامنے رکھ کر آپ بھی پڑھیں۔

(ادارہ)

بعد از خطبہ مسنونہ !

جناب صدر' گرامی قدر' دوستو' بزرگو اور بھائیو !

عرصہ سے ملتان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس نہیں ہوئی۔ پچھلے سال کوشش کی تو اجازت نہ ملی' پھر ایک مسجد میں پروگرام رکھا' وہاں لاؤڈ سپیکر پر پابندی تھی' حکومت نے مداخلت کی' ہم نے احتجاج کے طور پر کانفرنس بند کردی۔ اس کے بعد ملک کے حالات ایسے رہے کہ کانفرنس کا انتظام نہ کرسکے' کانفرنس بڑے پیمانے

پر کرنے کا خیال تھا۔ جب میں نے یہ ارادہ کیا اور دفتر سے کہا' تو اتنا وقت نہیں تھا کہ ہم اسے آل پاکستان کانفرنس قرار دے سکیں۔ اس کے لئے بڑے پیمانے پر انتظامات کی ضرورت تھی' تمام جماعتیں آتیں۔ پھر خیال کیا کہ اسے ملتوی کر کے رمضان کے بعد لے جائیں' تو ساتھیوں نے نامناسب سمجھا تو پھر میں نے سوچا کہ اچھا' شہری سطح پر یہ کانفرنس کرلی جائے۔ اس لئے ملتان میں دو دن کا جلسہ رکھ لیا۔ مرکزی کانفرنس رمضان کے بعد جماعت فیصلہ کرے گی کہ کہاں رکھی جائے اور کن تاریخوں میں رکھی جائے۔ شہری سطح پر ہم نے دو راتوں کا پروگرام ترتیب دیا آج پہلی شب ہے۔ پہلا اجلاس ہے' کل دوسری شب کو دوسرا اجلاس ہو گا۔

میں ابھی بولنے لگا تو بولنے میں مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ میں اب سفر میں خوراک کی بہت احتیاط رکھتا ہوں۔ ڈالڈے سے بچتا ہوں بھوکا رہتا ہوں کھانا نہیں کھاتا' آج ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب میں نے ناشتہ کیا تو روٹی ڈالڈے کے گھی کی تھی۔ کیونکہ گاڑی پر جانا تھا میں نے بھی جلدی کی' اب گلے میں خراش ہو گئی ہے' بولنے میں اسی لئے تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمارے ملک میں عادت ہو گئی ہے کہ پاس بیٹھے رہیں گے بات نہیں کریں گے۔ جب مقرر سٹیج پر چلا جائے تو رقعے دینا شروع کردیں گے اس لئے میں نے عرض کردیا کہ جب تقریر شروع ہوجائے تو نہ میں رقعہ لوں گا نہ پڑھوں گا نہ جواب دوں گا۔ اب کچھ رقعے آئے ہیں پہلے ان کے متعلق عرض کردوں۔ کسی نے سوال لکھا ہے' کہ جمعیت علماء اسلام میں اختلاف کی باتیں سننے میں آرہی ہیں۔ میں نے نہ سنا ہے نہ مجھے معلوم ہے۔ میرا تمام دینی جماعتوں سے اتحاد ہے۔ میرا سیاسی اتحاد کسی سے نہیں نہ میری سیاسی پارٹی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام سے میرا کسی دینی مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں سیاست میں نہ ان کا ساتھی نہ کسی اور کا ساتھی۔ اس لئے کہ ہم غیر سیاسی ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کو البتہ حق پر سمجھتا ہوں۔ دوسرا رقعہ کسی بھائی نے لکھا ہے کہ خلافت و ملوکیت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری نے اس پر کتاب لکھی ہے۔ میرا مشورہ ہے وہ کتاب لے کر پڑھ لیں۔ رقعہ نمبر تین میں کسی نے لکھا ہے کہ فلاں خانقاہ پر لوگ سجدہ کرتے ہیں آپ قرارداد پاس کرائیں کہ محکمہ اوقاف اس کو بند کرے۔ میں محکمہ اوقاف کے چیف کو خط لکھ دوں گا انشاءاللہ قرارداد سے میرے خط کا زیادہ اثر ہوگا۔ رقعہ نمبر چار میں لکھا ہے کہ مرزائیوں کی جو ملتان کی جماعت ہے جس کا صدر چوہدری فتح محمد لوکل گورنمنٹ کا ڈائریکٹر ہے۔ وہ جب سرکاری دورے پر جاتا ہے تو سرکاری ملازمین کو تبلیغ کرتا ہے۔ رقعہ لکھنے والے نے کہا ہے کہ ہم حکومت سے اپیل کریں کہ اس کو قادیانیت کی تبلیغ سے روکا جائے۔ یہ بات بڑی اہم ہے' میں اپنی تقریر میں اس پر اس طرح عمل کرتا ہوں کہ سی آئی ڈی کے والے میرے بھائی جو باہر بیٹھے میری ڈائری لکھ رہے ہیں وہ میری باتیں نوٹ کریں۔

چوہدری فتح محمد سرکاری ملازم ہے۔ مرزائیوں کی جماعت کا صدر ہے۔ ایک سرکاری ملازم کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اپنے ماتحت سرکاری ملازموں کو اپنے من گھڑت اور بے ہودہ مذہب کی تبلیغ کرے ان کے

محکمہ سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو تحقیقات کرنی چاہئے اور اس کے متعلق مناسب کاروائی کرنی چاہئے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اس کو ملازمت سے معطل کیا جائے۔

اسلام میں جرائم کی سخت سزائیں

بات سے بات نکلتی ہے۔ اسلا[illegible] ـ جرائم کی سزائیں بہت سخت رکھی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں جی سزا بڑی سخت ہے' کیوں؟ تمہارا ارادہ ہے کہ جرم ہوتے رہیں جرم تو ایسے ختم ہونگے کہ ایسی سزا دی جائے کہ پھر جرات بھی نہ ہو جرم کرنے کی۔

ایک ہندو لالہ کنویں پر نہا رہا تھا۔ پیٹ ذرہ بڑا تھا اور ناف اندر کو تھی ایک جاٹ بھی نہانے کو آگیا' اب جتنی جگہ پر لالہ جی بیٹھے ہیں اتنی جگہ پر پیٹ بیٹھا ہے اس کا ناف اندر کو ایسے ہے جیسے گلاس ہوتا ہے جاٹ کو شرارت سوجھی اس نے زور سے اس میں انگلی ماردی۔ اس ہندو نے دعویٰ کردیا اب اس کو پھانسی تو نہ آنی تھی۔ لیکن چونکہ ایک آدمی کی ہتک کی تھی۔ مقدمے کی سماعت ہوئی تو جس افسر کے پاس مقدمہ تھا' اس نے آٹھ آنے جرمانہ کردیا تو جاٹ نے جیب سے روپیہ نکالا اور کہا کہ آٹھ آنے کھلے تو نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ روپیہ لے لو اور مجھے ایک انگلی اور مارنے دو تاکہ روپیہ پورا ہو جائے۔ ابھی کہا ہی تھا اور گھڑپ کرکے ایک انگلی اور ماردی اور کہا یہ لو روپیہ!

پچھلے دنوں امریکہ میں ایک کانفرنس ہوئی تھی کہ جرم بند کیوں نہیں ہوتے؟ کسی عیسائی نے کہا کہ دنیا میں جرم اس وقت تک بند نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ مسلمانوں کے دین والی سزائیں نہ دی جائیں۔ یہ جو ڈائریکٹر چوہدری فتح محمد ہے اس کی انکوائری ہونی چاہئے۔ ڈائری لکھنے والے بھائی یوں تو اپنی مرضی سے لکھتے ہیں جیسے وہ مناسب سمجھیں۔ لیکن یہ بات ضرور لکھیں جو میں کہہ رہا ہوں۔ انشااللہ میں ڈپٹی کمشنر کو چٹھی بھی لکھوں گا۔

اسلامی نظام حکومت

یہ ایک اور رقعہ ہے اس میں لکھا ہے کہ اسلامی نظام میں حکومت کس طرح تشکیل پائے گی۔ اپوزیشن پارٹی ہوگی یا نہیں' امیر تاحیات امیر ہوگا یا محدود عرصہ کے لئے۔ آپ گھبرائیں نہیں ابھی یہاں اسلامی حکومت قائم نہیں ہوئی۔ جب وقت آیا تو ہم مولوی لوگ سب کچھ بتادیں گے ابھی صبر کریں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اسلام میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اسلامی قانون کے لئے ضروری ہیں اور کچھ چیزیں اختیاری ہوتی ہیں۔ وہ کبھی کسی مصلحت کے تحت تبدیل نہیں کی جاسکتیں' اور جو چیزیں اختیاری ہیں ان میں آپ کو اختیار ہے ایسے کرلیں یا ویسے کرلیں۔ کسی ملک سے کوئی معاہدہ کیا جائے اسلام اس پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ مسلمانوں کی

سلطنت اسلام اور اپنی مضبوطی کے لئے جس سے چاہے معاہدہ کر بھی سکتی ہے اور توڑ بھی سکتی ہے۔ لیکن اس معاہدے میں کوئی ایسی بات نہیں کی جائے گی جو شرع کے خلاف ہو۔

حضور ﷺ نے واضح طور پر تو نام نہیں لیا کہ میرے بعد خلیفہ کون ہوگا۔ لیکن حضور ﷺ کے اشارات، گفتگو اور معاملات سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی حیات میں خلیفہ کا تعین کرلیا تھا اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نامزد کردیا تھا۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ آدمیوں کی کمیٹی بنادی۔ اور کہا کہ یہ مشورہ کرکے کسی کو منتخب کرلیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب شہید ہوگئے وہ کچھ کہہ ہی نہیں گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عام رائے سے خلافت قبول کی۔ اب ایک شخص کا تعین بھی ہوسکتا ہے اور تعین نہ بھی ہو تو چند مخصوص آدمیوں کی رائے پر بھی چھوڑا جاسکتا ہے اور رائے عامہ بھی لی جاسکتی ہے۔ یہ تو طریقے ہیں طریقہ چاہے کوئی بھی ہوجائے، لیکن جب ملکی حکومت قائم ہوجائے اس حکومت کو اسلامی نظام کے خلاف کام کرنے کی اجازت نہیں۔ راستہ چاہے کوئی ہو، لیکن منزل درست ہو۔ اب ایک بات عرض کرتا ہوں آج میں ملتان میں تقریباً" ایک سال بعد تقریر کررہا ہوں۔ پچھلے سال قاسم العلوم کے جلسہ میں تقریر کی تھی۔ غالباً" اس کے بعد مجھے کوئی موقعہ ملتان میں تقریر کا نہیں ملا۔

ختم نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری

اگر خدا کی مرضی نہ ہو اور پیغمبر ﷺ سارا جتن کرلیں تو چچا ایمان نہ لائے اور اگر خدا کی مرضی ہو نگاہ کرم فرمالیں تو عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر سر اتارنے آئے اور کلمہ پڑھ کے جائے، اللہ کی مرضی ہے۔ وہ کبھی کبھی ایسی باتیں کروا دیتے ہیں کہ دنیا ہی حیران رہ جائے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ مرزائیت کے مقابلے میں جتنی تنظیم کی ضرورت ہے۔ ہماری اتنی تنظیم نہیں۔ لیکن یہ بھی سن لو کہ جتنا کام ہمارا ہے ملک میں کسی دینی جماعت کا نہیں۔ آپ تجربہ کرکے دیکھ لیں۔ آپ ایک خط کراچی سے اور اگلے دن ایک خط پشاور سے لکھوالیں، اگلے دن کہیں اور سے لکھوادیں کہ ہمارے محلّہ میں ایک قادیانی ہے۔ مسلمانوں کو بہت گمراہ کررہا ہے۔ ہم نے تمہارا نام سن کے تمہیں اطلاع دے دی ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے آؤ یا نہ آؤ! یوں خط لکھاتے جاؤ اگر ہر جگہ مبلغ کتابیں لے کر نہ پہنچے تو مجھے جھوٹا کہنا۔ یہ ختم نبوت ہی کی جماعت ہے جس کی یہ اساس ہے جس کی یہ برکت ہے۔ یہ برکت صرف میرے اللہ کے نبی کی نبوت کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی انعام کسی پر کرتے ہیں، کبھی کسی پر کرتے ہیں، کبھی اس نے تبلیغ کی دو مرزائی مسلمان ہوگئے، کبھی اس نے کی، ایک مرزائی مسلمان ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کسی پر انعام کرتے ہیں تو یہ کام کرا دیتے ہیں۔ یہ برکت نبی ﷺ کے تاج نبوت کی ہے اور کسی چیز کی نہیں۔ ایک لاکھ روپیہ سالانہ بجٹ ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کا، جو تم لوگ ہمیں دیتے ہو جس کو ہم حضور ﷺ کی ختم

نبوت کو بچانے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ نہ یہ میرا کمال ہے' نہ کسی اور کا کمال ہے' نہ کسی اور کی برکت ہے' یہ حضور ﷺ کی ذات کی برکت ہے۔

میرے دل کا یقین ہے جو لفظ کہنے لگاہوں اگر اس لفظ میں میری غلطی ہو کوئی عالم بتادے۔ یوں کہو' یوں نہ کہو' لفظ میں بدل لوں گا۔ لیکن عقید تاً" میں یہ کہتا ہوں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کے پیچھے حضور ﷺ کی روح کام کررہی ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے' کہ حضور ﷺ نے شیخ عبدالحق سے یہ کہا کہ مدینے میں رہنا چھوڑدو اور ہندوستان میں جاکر میری امت کا دین بچاؤ۔ حضور ﷺ کی روح کام کرتی تھی تو شیخ عبدالحق کو فرمایا کہ مدینے سے چلاجا اور ہندوستان میں جاکر میری امت کا دین بچا۔ اور ساتھ یہ کہا کہ عبدالحق! دین بچانے میں میری امت پر سختی نہ کرنا نرمی کرنا' اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حضور ﷺ نے یہ فرمایا' مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی فرمایا اور آپ مولانا درخواستی سے پوچھیں' وہ زندہ ہیں مولانا درخواستی سے سوال یہ کرو کہ آیا کوئی ایسا وقت تمہارا پاکستان میں آیا ہے کہ تم نے پاکستان چھوڑ کر جانے کا ارادہ کرلیا تھا کہ ہجرت کرکے چلے جانا ہے اور پاکستان میں نہیں رہنا اور کراچی پہنچ گئے تھے؟ اور جب وہ کہیں کہ ہاں ایسا ہوا تھا۔ تو پھر پوچھ لینا کہ پھر واپس کیوں آئے؟ وہ آپ کو بتائیں گے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ مرزائی میری امت کو گمراہ کررہے ہیں اور تم ملک چھوڑ کر کہاں جارہے ہو؟ اللہ جانے کس کی دعا کی برکت ہے' اور میرا یقین ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کے تاج نبوت کی حفاظت کرانی ہے وہ کسی سے بھی کرائے۔ لیکن جس سے وہ کرائے گا وہ جنت والا ہوگا۔

سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے انسان! تو یہ فخر نہ کر کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے بادشاہ کے لئے لاکھوں خدمت گزار ہیں' تیرا کیا احسان ہے؟ کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے' بادشاہ کا تجھ پر احسان ہے کہ کسی اور کو خدمت پر نہیں لگایا تجھے ہی لگالیا ہے۔

قادیانیت کے خلاف تقریر فرقہ واریت نہیں

ایک بات سنو! ایک نبی کے ماننے والے ان میں کتنا ہی اختلاف ہوجائے وہ ایک ہی مذہب کے فرقے ہوتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو نبی ماننے والے وہ سب اسلام کے فرقے ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے دین کا نام ہے اسلام! دیوبندی ہوں' وہ اسلام کا ایک فرقہ ہیں چاہے بریلوی ان سے کتنے ناراض ہوں' بریلوی بھی اسلام کا ایک فرقہ ہیں چاہے دیوبندی ان سے کتنے ہی ناراض ہوں' اہلحدیث بھائی اسلام کا فرقہ ہیں چاہے مقلد ان سے کتنے غصہ میں ہوں مسئلے کا جھگڑا ہو' کتنا اختلاف ہو' وہ سب اسلام ہی کے فرقے ہونگے۔

کیونکہ ایک نبی ﷺ کو مانتے ہیں۔ میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ قادیانی اور لاہوری مرزائی اسلام کا فرقہ نہیں کیونکہ انہوں نے مذہب جدا بنالیا نبی جدا بنالیا۔ جب عورت کو طلاق ہوگئی وہ کسی اور کے پاس چلی گئی تو اب اس سے اس کا کیا تعلق۔ حضور ﷺ کو ماننے والے وہ اسلام کے فرقے ہیں اور مرزائی اسلام کا فرقہ نہیں۔ اس مسئلے کی ضرورت کیوں پڑی؟ اس مسئلے کی ضرورت یوں پڑی کہ ہماری گورنمنٹ کبھی تو یہ کہہ دیتی ہے کہ جلسے کی تو اجازت ہے' یا اعلان کردیتی ہے کہ فرقہ وارانہ تقریر کی اجازت نہیں تو فرقہ وارانہ تقریر وہ ہوگی جو دیوبندی' بریلوی کے خلاف کرے' بریلوی' دیوبندی کے خلاف کرے' دیوبندی اور بریلوی اہلحدیثوں کے خلاف کریں مسلمان اگر مرزائی کے خلاف تقریر کریں تو وہ فرقہ وارانہ تقریر نہیں ہوگی۔

نبی کے لئے اس کی ذات معیار ہے

دوسرا مسئلہ ! یہ ہے کہ ایک آدمی نے ایک بات کی دوسرے نے بات کرنے والے پر اعتراض کردیا اس نے کہا بھائی صاحب یہ تو ذاتیت ہے۔ ذاتی اٹیک کیوں کرتے ہو؟ کسی کی ذات پر اٹیک نہ کرو۔ تو یہ مسئلہ سن لو۔ جو آدمی مسئلہ بتائے اپنی ذات نہ منوائے اس کے مسئلے پر گفتگو ہوگی اس کی ذات پر نہیں ہوگی۔ مثلاً "ایک آدمی نے کہا نمازیں پانچ ہیں پڑھنی چاہئیں (جماعت سے)۔ "دوسرا بولا واہ نمازاں پڑھ نے داڑھی منہ تے نہیں نمازاں دیاں نصیحتاں پیا کردا اے"۔ بھائی اس نے تو مسئلہ بیان کیا ہے اس نے یہ تو نہیں کہا ہے کہ مجھے قطب مان لو۔ مسئلہ جو کہا اس پر گفتگو کرو صحیح ہے یا غلط ہے۔ اس کی ذات پر اور داڑھی پر گفتگو نہ کرو۔ ایک آدمی نے کہا کہ بھائی رمضان آگیا ہے بڑے افسوس کی بات ہے مسلمان روزے نہیں رکھتے۔ دوسرا بولا "واہ روزے دے مسئلے کردا اے ماں کمہاری اے"۔ بھائی وہ کمہاری ہے یا لوہاری مسئلہ تو سچا ہے۔ تو پھر میری بات سن لو۔ جو آدمی اپنی ذات نہ منوائے مسئلہ بتائے اس کے مسئلے پر گفتگو کرو اس کی ذات پر گفتگو نہ کرو۔ اور جو آدمی مسئلہ سے پہلے اپنی ذات منوائے اس کی ذات پر گفتگو کرو۔ نبی جب نبی بننے کے بعد کھڑا ہوتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ مجھے مانو یا نہ مانو نمازیں پڑھا کرو مجھے مانو نہ مانو شراب چھوڑ دو۔ بلکہ نبی کہتا ہے میں اللہ کا نبی ہوں مجھے نبی مانو۔ نبی کافروں سے کچھ نہیں کہتا سوائے اس کے کہ مجھے نبی مانو ! جس نے نبی مان لیا اس کو پھر کہتا ہے کہ اب میری شریعت بھی مان لو۔ پیغمبر اپنی ذات پیش کرتا ہے جب وہ ذات منواتا ہے تو ہر آدمی کو حق ہے کہ اس کی ذات پر بحث کرے۔ کیونکہ جو آدمی کہے گا اسی پر بحث کرنی ہے کہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ۔ جو مسئلہ کہے تو مسئلے پر بحث کرو ذات منوائے تو ذات پر بحث کرو۔ نبی کہا کرتا ہے کہ مجھے نبی مان لو' حضور ﷺ نے بادشاہوں کو بھی خط لکھے اور ہرقل کو جو خط لکھا وہ سناتا ہوں۔

فرمایا من محمد بن عبداللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم السلام علی من اتبع الھدی اسلم تسلم.... یہ خط ہے

محمد ﷺ کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ روم کے ہرقل بادشاہ کے نام۔ میرا فرمانبردار ہو جا' اسلم! مجھے مان لے' تسلم! اگر مجھے مان لے گا تو بچ جائے گا اگر مجھے نہیں مانے گا تو نہیں بچے گا۔

کیونکہ نبی اپنی ذات منواتا ہے اس لئے سننے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے نہ مانے' سوچ کے مانے اسے دیکھے کہ یہ نبی ہو سکتا ہے یا نہیں تو سننے والا تنقید کرے گا اس کی ذات پر "اوے تو کیسے بن گیا تو چھوٹا ہوندا سی کھنڈ چک لے آندا سی ماں دے گھروں۔" لیکن کوئی مجھے یہ نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ میں اپنی ذات منوانے کی بجائے مسئلہ بتاتا ہوں کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اب نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ "کوئی کہے وڈا آگیا اے مسئلے کرن سانوں تے ہن پتہ چلیا اے کہ حاجی دے باغ توں ساریاں املیاں توڑلیاں سی" میں املیان توڑاں گاتے میں گنہگار رہواں گا۔ مسئلہ ختم نبوت دا ہن بیان ہو سکدا اے جے میں املیان توڑلواں تے کی حضور ﷺ خاتم النبیین نیں رہندے؟ نبی ذات پیش کرتا ہے۔ جب ذات پیش کرتا ہے تو ذات پر بحث ہوگی اب بات سمجھ میں آئی ہے۔ کہ یہ مسئلہ میں نے کیوں بیان کیا؟ ہمارے افسر بڑے بھولے ہیں نیک ہیں بیچارے ان کو پتہ ہے کچھ نہیں۔ کوئی مرزائی ان کو دھوکہ دے' یہ دھوکے میں آجاتے ہیں' کہتے ہیں مولوی جی' باقی سب کچھ کہیں' لیکن مرزا صاحب کا نام نہ لیں۔ کیوں جی؟ وہ پردے دار عورت ہے اس کا نام نہ لیں۔ اگر مرزا صاحب ذات پیش نہ کرتے' میں نام نہ لیتا جب وہ ذات منواتے ہیں تو پھر میں نام کیوں نہ لوں؟

دیکھو ! مرزا صاحب نے صاف کہہ دیا جو مجھے نہ مانے اس کی ماں کنجری ! یہ نہیں کہا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کی ماں کنجری ! یہ نہیں کہا کہ جو جھوٹ بولے اس کی ماں کنجری' جو شراب پیئے اس کی ماں کنجری ! سبحان اللہ کیسی پاک صاف شریف زبان ہے۔ معلوم ہوتا ہے آب زم زم کے ساتھ دھوئی ہوئی ہے۔ اور کہا جو مجھے نہیں مانتے جنگل کے سور اور عورتیں ان کی کتیاں ہیں یہ سوروں اور کتیوں کا میل کیا ہے؟ اگر یہ کہتا کہ جو نہیں مانتے وہ سور اور عورتیں سورنیاں ہیں تب تو جوڑ بنتا تھا یہ سور اور کتیوں کا کیا جوڑ؟

خیر ! مسئلہ یہ ہے کہ جو آدمی نبوت کا دعویٰ کرے گا اس پر گفتگو ہوگی۔ دیکھئے میں ایک مثال دیتا ہوں مرزا صاحب آٹا لینے گئے' دکاندار نے نوکر کو کہا کہ اندر سے آٹے کی بوری لا وہ بوری لایا جو پھٹی ہوئی تھی اور آٹا بکھر رہا تھا۔ گاہک یہ کہہ سکتا ہے یہ آٹا میں نہیں لیتا یہ بوری پھٹی ہوئی ہے۔ اسی طرح اگر مسئلہ پھٹا ہوا ہو تو نہیں لینا' اگر نبی پھٹا ہوا ہو تو پھر بھی نہیں لینا' نہیں ماننا' میری بات سمجھ میں آگئی؟ جو بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا اسے آگے سے دیکھیں گے' پیچھے سے دیکھیں گے' دائیں سے دیکھیں گے' بائیں سے دیکھیں گے' اوپر سے دیکھیں گے' نیچے سے دیکھیں گے' چاروں طرف سے دیکھیں گے۔ جیسے دکان پر مولی ہو' غور سے دیکھیں گے تھوڑا سا اوپر سے توڑ کے دیکھیں گے نرم ہے یا سخت۔ جو کدو بیچے گا ناخن لگا کے دیکھیں گے نرم ہے یا سخت۔ جو گھی بیچے گا تھوڑا سا لیکر انگلی پر مل کے دیکھیں گے چربی یا لسی تو نہیں ڈالڈا تو نہیں' اور جو ہانڈی یا پیالہ

خریدے گا ٹھکور کے دیکھے گا۔ تو کیا وجہ؟ کہ مولی خریدے تو توڑ کے دیکھے' کدو خریدے تو ناخن مار کے دیکھے' ہانڈی خریدے تو ٹھکور کے دیکھے۔ جو کہتا ہے نبی ہوں اس کو بھی غور سے دیکھا جائے گا' انگلی چبھو کے دیکھا جائے گا۔ تو میں نے گر بتایا کہ مسئلے پر گفتگو کرے تو مسئلے پر گفتگو کرو۔ اور کوئی اپنے آپ کو نبی بنا کر پیش کرے' اپنی ذات پیش کرے تو ذات پر بحث کرو۔ اس کو پرکھیں گے۔ اب تھوڑی سی تفصیل عرض کردوں۔ میری عادت ہے کہ واقعات سے بات سمجھاتا ہوں۔ حیدر آباد سے چھوٹی لائن جاتی ہے ولی کو اس کے راستہ میں ایک کنری شہر ہے۔ وہ علاقہ مرزائیوں کا ہے کئی اسٹیشن زمین انہی کی جائیداد ہے۔ جب آج سے ساٹھ ستر سال پہلے وہ علاقہ آباد ہوا تھا مرزائیوں نے بہت زمینیں خریدی تھیں۔ وہ انکے سٹیٹ کہلاتے ہیں' بشیر آباد' احمد آباد' محمود آباد' ناصر آباد' مظفر آباد وغیرہ' میں اور مولانا لال حسین اختر ڈگری گئے یہ کئی برس پہلے کی بات ہے تو پتہ چلا کہ یہ تو مرزائیوں کی سلطنت ہے' لوگوں نے بتایا ہم نے کہا چلو بھئی۔ ہم نے فیصلہ کرلیا کہ کل دوپہر کی گاڑی سے ہم کنری جائیں گے۔ نہ کوئی واقف نہ کوئی جاننے والا' نہ وہاں کوئی ٹھہرانے والا اور نہ ہی ہم کسی کو جانتے تھے۔ رات کو میرے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا مولوی صاحب آپ کنری جارہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں' مولانا لال حسین اختر بھی آپ کے ساتھ ہوں گے؟ میں نے کہا ہاں۔ جبکہ پہلے وہاں مرزائیوں نے مولوی لال حسین پہ حملہ کیا تھا۔ لیکن وہ جس پستول سے حملہ کرنے آیا تھا وہ اس سے جلسے میں ہی گر گیا۔ یہ واقعہ ہوچکا تھا اس نے کہا' مولوی صاحب میں ایک بات کرنے آیا ہوں میں نے کہا بتا' اس نے کہا جی ایک مرزائی کے ساتھ میرا کاروبار مشترکہ ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے اور آپس میں انہوں نے مشورہ کیا ہے (مجھے پتہ چلا) وہ کہتے ہیں کہ ڈگری میں مسلمان زیادہ ہیں وہاں ہمارا کام نہیں ہوسکا۔ کنری آئیں گے تو قتل کردیں گے' یہ آکر اس نے کہا کہ تم کنری نہ جاؤ انہی کی سلطنت ہے اور انہی کی آبادی ہے۔ میں نے کہا کہ بھائی بات یہ ہے کہ اگر ہم اعلان نہ کرتے تو شاید واپس چلے جاتے کنری نہ جاتے اب تو جائیں گے۔ شہر کے مسلمانوں کو پتہ چل گیا تھا کہ دو مولوی آرہے ہیں۔ انہوں نے ایک اسٹیشن کے ساتھ میدان میں گھاس بچھا کر لاؤڈ سپیکر رکھ دیا اور ایک میز رکھ دیا تین چار کرسیاں رکھ دیں۔ جب ہم پہنچے تو مسلمان کھڑے تھے ہمیں کوئی جانتا نہ تھا نہ ہی ہم کسی کو جانتے تھے۔ وہ ہمیں جاتے ہی سیدھے وہاں لے گئے' ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر نعت پڑھی گئی پھر میں نے اعلان کیا کہ اب مولوی لال حسین اختر تقریر کرتے ہیں رات کو میں کرونگا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا کہ ڈی ایس پی صاحب بلاتے ہیں میں نے کہا کہ بھائی کیا کہتے ہیں؟۔ کہنے لگا جی کہتے ہیں کہ جلسے والا کوئی آدمی بلاؤ۔ تو میں نے کہا بھائی ہمارے جلسے کا تو کوئی منتظم بھی نہیں۔ وہ جو آدمی مجھے کہہ رہا تھا وہ کوئی معزز آدمی تھا' میں نے کہا جی آپ ہی چلے جائیں آپ بھی تو ہمارے مسلمان بھائی ہیں اس نے کہا جی ٹھیک ہے۔ مولوی لال حسین اختر کھڑے کتابیں لگارہے تھے میز پر' بکسہ کھولا ہوا تھا۔ اتنے میں وہ آیا اور اس کے ساتھ ایک آدمی تھا' اس نے مجھے کہا کہ جی یہ ڈپٹی صاحب

ہیں اور انہیں کہا کہ یہ مولوی محمد علی جالندھری ہیں۔ ہم نے ایک دوسرے کو مصافحہ کیا اور ڈپٹی صاحب کرسی پر بیٹھ گئے۔ اس آدمی نے میرے کان میں کہا کہ ڈپٹی صاحب کہتے ہیں جو چاہو مسائل بیان کرو' مرزائیوں کا نام نہ لینا' تو میں نے چپکے سے مولانا لال حسین اختر کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور کہا مولانا ذرا' یک منٹ آپ پیچھے ہٹ جائیے مجھے بات کرنے دیجئے۔ میں کھڑا ہو گیا اور کہا

بھائیو ! ہم پنجاب سے آئے ہیں یہ تو آپ سب کو معلوم ہے اور اپنے آپ آئے ہیں' نماز فرض ہے ہم پڑھانے نہیں آئے' روزہ ہم رکھانے نہیں آئے' شراب حرام ہے ہم چھڑانے نہیں آئے' کیوں؟ اس لئے کہ سندھ کے مولوی مرگئے ہیں کہ ہم اس کام کے لئے اتنی دور سے آتے۔ اس کام کے لئے ہم نہیں آئے۔ ہمارے ملک میں ایک نئی بیماری نکلی ہے ہم اس کے متعلق آپ کو آگاہ کرنے آئے ہیں۔ اور اس بیماری کی گولیاں لے کر آئے ہیں وہ بیماری ہمارے ہی ملک سے یہاں آئی ہے۔ اس کے بعد میں نے یہ باتیں کیں جو آپ کو بتائیں کہ موٹی اگر توڑ کے دیکھی جاسکتی ہے' اور گھی سونگھا جاسکتا ہے پیالہ ٹھکورا جاتا ہے تو نبی بھی پرکھا جائے گا۔ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کتابیں لکھیں' ربوہ شہر بنا' اخبار الفضل نکلتا ہے' اور وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ جب تک وہ یہاں رہیں گے' الفضل نکالیں گے' ربوہ رہے گا' ہم تو ان کو پرکھیں گے اور اسی اہم کام کے لئے آئے ہیں۔ کوئی طاقت ہمیں نہیں کہہ سکتی کہ مرزا کا نام نہ لو۔ چنانچہ تقریریں ہوئیں دن کو بھی اور رات کو بھی۔ چنانچہ آج بھی سب سے پہلے میں مرزائیت آپ کو سمجھاؤں گا اور مرزا غلام احمد کی ذات سے متعلق گفتگو کا آغاز کروں گا۔

مرزا قادیانی کی ابتداء

مرزا غلام احمد نے اعلان کیا کہ میں ایک کتاب لکھوں گا۔ جس کا نام " براہین احمدیہ " ہوگا۔ کیا نام ہوگا؟" براہین احمدیہ " یہ نام یاد رکھیں۔ مرزا نے کہا کہ میں یہ کتاب اس مسئلے پر لکھوں گا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے اور اس میں اسلام کے سچا ہونے کے ۳۰۰ دلائل رقم کرونگا۔ اس وقت کے مسلمان ایسی باتیں سننے کا شوق رکھتے تھے کیونکہ انگریز (عیسائی) نئے نئے ہندوستان میں آئے تھے اور وہ مسلمانوں پر بہت اعتراض کرتے تھے اور مسلمان چاہتے تھے کہ انکا منہ توڑ جواب دینے والے مولوی میسر ہوں۔ اور وہ جوابات خوب توجہ سے سنتے تھے۔ تو انہیں واقعی ایک ایسی کتاب چاہئے تھی جو اسلام کی صداقت پر روشنی ڈالے۔ اسی بات کے پیش نظر مرزا قادیانی نے کہا کہ وہ ایسی کتاب لکھے گا کہ' اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اس میں ۳۰۰ دلائل ہونگے۔ اسکی ۵۰ جلدیں ہونگی۔ لیکن اس نے کہا کہ پیسے پہلے جمع کرادو یعنی اس کی قیمت پہلے دے دو۔ قیمت کس طرح لی جائے گی؟ وہ ایسے کہ امیر آدمی ۱۰۰ روپے اور غریب آدمی ۲۵ روپے فی کس دے گا۔ لوگوں نے

قیمتیں دے دیں اور مرزا نے اس بات کا وعدہ کرلیا کہ وہ کتاب " براہین احمدیہ " ضرور لکھے گا۔

۰ مرزا نے کتاب لکھنی شروع کردی۔ ایک جلد لکھی، باقی ۴۹ رہ گئیں، دوسری لکھی باقی ۴۸ رہ گئیں، تیسری لکھی باقی ۴۷ رہ گئیں، چوتھی لکھی اور باقی ۴۶ رہ گئیں۔ اس کے بعد کام ٹھپ ہوگیا۔ کچھ نہ لکھا۔ کئی سال گذر گئے لیکن کتاب نہ لکھی۔ لوگ اعتراض کرنے لگے کہ مرزا نے حرام کھایا۔ پیسے پہلے لے لئے اور کتاب نہ لکھی۔ لوگ کہتے کہ حرام کھایا۔ چنانچہ جب شور ہوا سارے ملک میں، تو مرزا نے ایک اور جلد لکھی یعنی ۵ ویں جلد لکھی۔ تو باقی رہ گئیں ۴۵ جلدیں۔ پانچویں جلد کے اندر لکھا کہ میرا " براہین احمدیہ " کی پچاس (۵۰) جلدیں لکھنے کا وعدہ تھا۔ پانچ لکھ دیں وعدہ پورا ہوگیا۔ یہ اعلان کردیا۔ یہ کتاب مکمل نہ ہوئی اور مرزا مرگیا۔ قیمت پیشگی لے لی تھی۔ اس قصے میں، میں نے بتانا ہے کہ فائدہ کس نے اٹھایا ہے۔ کتاب کا نام یاد رکھیں " براہین احمدیہ "

اب سوال رہا وہ تین سو دلائل جو لکھنے تھے کیا اس بارے میں کچھ لکھا بھی کہ نہیں؟ یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ وہ جو پانچ جلدیں لکھیں ان میں کچھ لکھا، یا نہیں۔ اس بارے میں ایک لطیفہ سنئے :

کسی زمانے میں کسی شہر میں یہ رواج ہوگیا کہ ولیمے، عقیقے، اور دعوتوں میں لوگ بلا اجازت گھس آتے۔ اس طرح جب تکلیف بڑھی تو لوگوں نے کارڈ جاری کرنے کا طریقہ اپنالیا۔ مرزا جیسا ایک شخص جسے ایسی جگہوں پر جانے کا بڑا شوق تھا۔ پھرتا پھراتا ایک محلے میں گیا۔ کھانے کی خوشبو دور تک جارہی تھی۔ اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے اندر جانے کا طریقہ سوچا۔ بازار گیا اور ایک سفید کاغذ لیا اسے ہاتھ میں تہہ کرکے پکڑا۔ اور لوگوں سے اونچی آواز میں پوچھنے لگا کہ حاجی قطب الدین کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے گھر بتا دیا۔ دروازے پر دربان کھڑا تھا۔ دربان سے پوچھا کہ حاجی قطب الدین کا گھر یہی ہے؟ دربان نے بتایا کہ ہاں یہی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ رقعہ لایا ہوں۔ دربان نے کہا کہ خود اندر لے جاؤ اندر جاکر پوچھا۔ حاجی قطب الدین کون ہے؟ ایک شخص بولا میں ہوں۔ اس نے کہا کہ یہ رقعہ لایا ہوں۔ حاجی صاحب نے کہا کہ بیٹھو کھانا کھاؤ یہ صاحب کھانے پر جٹ گئے۔ کچھ دیر بعد حاجی صاحب نے اس آدمی سے پوچھا یہ رقعہ کس کا ہے؟ اس کے باہر نام نہیں لکھا۔ اس نے جواب دیا جلدی میں نام لکھنا بھول گیا ہوگا۔ حاجی صاحب نے پھر رقعہ کھولا، اندر دیکھا، اندر بھی کچھ نہ لکھا تھا۔ پوچھا اس کے تو اندر بھی کچھ نہیں لکھا ہے۔ اس نے جواب دیا جلدی میں اندر بھی لکھنا بھول گئے ہیں۔ یہی حال مرزا کی پانچ جلدوں کا ہے۔ نہ اندر کوئی کام کی بات لکھی نہ باہر۔ یہ واقعہ میں نے بتایا۔ مجھے مرزا غلام احمد سے کچھ نہیں کہنا، مجھے تم لوگوں سے کہنا ہے۔ جیسے خربوزے کے چھلکے پر پاؤں رکھا نہیں کہ الٹا ہوا نہیں۔ خدا جانے لوگ راہ گذرتے جھٹ مرزائی ہوجاتے ہیں ان میں ایمان کی قدر و قیمت نہیں رہی۔

واقعہ

اس واقعہ میں تین باتیں ہیں :

۱۔ پچاس جلدوں کی قیمت لی اور دیں پانچ۔ نو پانچ = پنتالیس، دس پانچ = پچاس یعنی دسواں حصہ مال دیا نو حصے مال نہیں دیا۔ قیمت لے لی مال نہ دیا۔ پیسے ہڑپ کر لئے۔ حرام کھایا کہ حلال؟ حرام، کھو حرام۔ جو حرام کھائے وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ حرام نہیں کھاتا۔

۲۔ دوسرے اس (مرزا) نے کہا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ وعدہ پچاس کا تھا کیا وعدہ پورا کیا؟ نہیں۔ جھوٹ بولا۔ جو جھوٹ بولے وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

۳۔ اب رہا یہ سوال کہ وعدہ کیسے پورا ہوا تو کتاب (پانچویں جلد) میں یہ لکھا " پانچ اور پچاس میں نقطے کا ہی فرق ہوتا ہے میں نے پانچ لکھ کر وعدہ پورا کر دیا "۔ یوں دھوکہ کیا۔ دھوکہ کرنے والا نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ دھوکہ نہیں دیتا۔

نیک وبد عورت کی مثال

ایک شخص کسی دوسرے شخص کے پاس گاؤں سے آیا۔ اس نے کہا مبارک ہو! بیٹا تحصیلدار لگ گیا ہے بہت بڑا افسر لگ گیا ہے۔ تو غریب تھا تیرے بیٹے نے محنت کی اور افسر لگ گیا۔ پھر کہا کیا تیرے بیٹے کی شادی ہوگئی ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ اس نے کہا منگنی ہوگئی ہے؟ جواب ملا نہیں۔ اس نے کہا تمہیں ایک رشتہ بتادوں؟ اس نے کہا بتاؤ۔ اس نے کہا رشتہ بہت اچھا ہے، لڑکی بڑی خوبصورت ہے۔ اس کے باپ کے بیس مربع زمین ہے۔ وہ گاؤں کا چوہدری ہے۔ اس نے کہا مجھے یہ رشتہ منظور نہیں اس نے چوہدری سے کہا" لڑکی بڑی خوبصورت ہے "۔ اس نے کہا" چاہے ہو"۔ پھر کہا "لڑکی بڑی عقل والی ہے"۔ اس نے کہا "چاہے ہو"۔ لڑکی کے باپ کی بیس مربع زمین ہے اس نے کہا "چاہے ہو ۔ وہ مجھے قبول نہیں"۔ تو چاہے عیسیٰ علیہ السلام مرگئے یا زندہ ہیں مرزا بہر حال جھوٹا ہے۔ حیات عیسیٰؑ کا اس میں کیا دخل؟ تم کہو رب کی قسم عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ کی قسم عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم وہ زندہ ہیں، محمد ﷺ کے رب کی قسم وہ زندہ ہیں۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی قسم وہ زندہ ہیں۔ لیکن یہ کہو کہ چاہے عیسیٰ علیہ السلام زندہ، چاہے مرگئے پر مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ چاہے لڑکی خوبصورت ہو چاہے نہیں، میں نے نہیں لینی۔ چاہے عقل والی ہو چاہے نہیں، میں نے نہیں لینی۔ چاہے اس کے باپ کے بیس مربع ہوں میں نے نہیں لینی! اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام چاہے زندہ یا مردہ مرزا نبی نہیں۔ جھوٹا نبی نہیں ہوتا، فریبی نبی نہیں ہوتا، حرام خور نبی نہیں ہوتا۔

مرزا کی پیش گوئیاں

ایک اور بات مرزا نے لکھی کہ "میری پیش گوئیوں سے بڑھ کر میرے سچ اور جھوٹ کو پرکھنے کے لئے اور کسی دلیل کی ضرورت ہے"۔ آنے والی خبر کے بتانے کو پیش گوئی کہتے ہیں۔ میں اگر آنیوالی چیز کی خبر دیتا ہوں تو اپنی عقل سے دیتا ہوں وہ جھوٹی بھی ہوسکتی ہے۔ تم اگر آنے والی چیز کی خبر دوگے تو عقل سے دوگے۔ وہ جھوٹی بھی نکل سکتی ہے۔ لیکن اگر نبی آنے والی چیز یا واقعہ کی خبر دیتا ہے تو وہ وحی سے دیتا ہے' عقل سے نہیں۔ وحی جھوٹی نہیں ہوتی۔ اسکی حقیقت اس واقعہ سے عیاں ہوجاتی ہے کہ ایران کی فتح کے وقت مسلمانوں کے ہاتھ بہت سامال غنیمت آیا جس میں سونا' چاندی' کپڑے' برتن اور زیورات شامل تھے۔ حضرت عمرؓ نے وہ مال ایک جگہ اکٹھا کروایا۔ پھر ایک فوجی افسر سے اس کی پڑتال کرنے کو کہا۔ اور حکم دیا کہ وہ سونے کے کنگنوں کی جوڑی لائے۔ فوجی افسر نے کہا کہ میں نے سب کچھ دے دیا ہے' میرے پاس اب کچھ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے اسے پھر کہا کہ کنگنوں کی جوڑی لاؤ۔ جواب پھر نفی میں ملا۔ آخر تیسری بار پوچھا تو افسر نے کہا کہ اس کے پاس کچھ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تیری بات سچ مانوں یا اپنے نبی ﷺ کی بات سچ مانوں؟

حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ سونے کے کنگنوں کی جوڑی آئے گی اور تقسیم کے وقت سراقہ بن مالک کے حصہ میں آئیگی جب فارس فتح ہوگا۔ میں کیسے مان لوں کہ حضور ﷺ سے غلطی ہوگئی ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دنیا کی بات غلط ہوسکتی ہے مگر حضرت محمد ﷺ کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔ اتنے میں ایک اور قاصد آیا اور اس نے سونے کے کنگنوں کی جوڑی حضرت عمرؓ کو دی جو آپ نے سراقہ کے سپرد کی۔ لہٰذا نبی اگر پیشگوئی کردے تو وہ غلط نہیں ہوسکتی۔ اس واقعہ میں حضور ﷺ کی پیشگوئی سچ ثابت ہو کر رہی۔ ثابت ہوا کہ نبی کی پیشگوئی غلط نہیں ہوتی۔

اب مرزا کی پیش گوئیاں سن لو اور انہیں یاد رکھو پھر تم ساری عمر مرزائیوں کو شکست دے لوگے۔

۱۔ مرزا نے پیش گوئی کی کہ میں مدینے میں مروں گا یا مکے میں۔ لیکن مرزا مرا لاہور میں (اپنی ٹٹی کے اوپر اوندھے منہ ہوکر) اور دفن ہوا قادیان (ضلع گورداسپور) میں۔ کیا یہ پیشگوئی سچی نکلی؟ نہیں جھوٹی نکلی۔

۲۔ منظور محمد (لدھیانوی) مرزا کا ایک مرید تھا۔ مرزا نے پیشگوئی کی کہ مرزا منظور محمد کے گھر لڑکا پیدا ہوگا جس کے نو نام ہونگے۔ ہمارے ہاں تو عموماً" ایک نام ہوتا ہے کبھی دو نام ہوتے ہیں۔ ایک دادھیال والوں نے رکھ دیا اور ایک ننھیال والوں نے رکھ دیا۔ پھر یہ نو نام کیوں رکھے؟ محمدی بیگم منظور محمد کی بیوی تھی۔ یہ وہ محمدی بیگم نہیں جس کے پیچھے مرزا پھرا کرتا تھا۔ تو وہ نو نام کونسے تھے؟ وہ تھے کلمۃ العزیز' کلمۃ اللہ خاں' شادی خاں' دولت خاں' ورڈ' عالم کباب' فاتح الدین' ناصر الدین اور ھذا یوم مبارک۔ یہ سارے کا سارا بچے کا

نام ہے۔ "ھذایوم مبارک" یہ ایک نام ہے آپ خود فرمائیں کہ کیا یہ کوئی نام ہے؟ مرزا نے خود کہا تھا کہ میری پیشگوئی سے بڑھ کر میرے پرکھنے کی کوئی چیز نہیں۔ اس نے دو پیشگوئیاں کیں۔ ایک یہ کہ مدینے میں مروں گا یا مکے میں مروں گا۔ دوسری پیشگوئی یہ کی کہ منظور محمد کے گھر لڑکا پیدا ہوگا جس کے نو نام ہونگے۔ لیکن جب منظور محمد کے گھر بیٹا یا بیٹی کے پیدا ہونے کا وقت آیا تو بیٹی پیدا ہوئی۔ جب تین ماہ گذرے تو وہ لڑکی مرگئی۔ جب چھ ماہ گذرے تو لڑکی کی ماں (محمدی بیگم) مرگئی۔ پھر منظور محمد کو فالج ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی مرگیا۔ اور وہ نو ناموں والا لڑکا آج تک پیدا نہیں ہوا۔ بات سمجھ میں آئی۔ پیشگوئی سچی نکلی کہ جھوٹی؟ جھوٹی' جس کی پیشگوئی جھوٹی ہو وہ نبی نہیں اور جو نبی ہو اس کی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔

اگر قادیانی کہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرگئے تو پانچ دفعہ قسم کھا کر کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ پھر کہنا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر بھی گئے تب بھی مرزا جھوٹا ہے اور اگر وہ زندہ ہیں تب بھی مرزا جھوٹا ہے۔ اگر مرزائی کہیں کہ حضور ﷺ کے بعد شرعی نبی بن سکتا ہے مگر شرعی نبی نہیں آسکتا تو پانچ مرتبہ قسم کھا کر کہنا کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ پھر بعد میں کہنا کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی بن سکتا ہے مرزا تب بھی جھوٹا ہے' نہیں بن سکتا تب بھی جھوٹا ہے۔

مرزا نے پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا۔ قیمتیں پیشگی لیں اور کہا یہ کہ پانچ اور پچاس میں ایک نقطے ہی کا فرق تو ہے۔ تو جھوٹ بولا' دھوکہ کیا' حرام کھایا' اگر ہم کسی مرزائی کی دوکان سے سودا خریدیں پچاس روپے کا' پیسے دیں اس کو پانچ روپے۔ پانچ دے کر کہیں نقطہ آپ لگالو' وہ کہے گا باقی' ہم کہیں گے کتنے؟ وہ کہے گا پانچ دئے ہیں ہم کہیں گے کہ پانچ اور پچاس میں ایک نقطے کا ہی تو فرق ہے۔ مرزا نے جو خود کہا ہے۔ تیرا مرزا کہتا ہے پانچ اور پچاس ایک ہی بات ہے ہم بھی کہتے ہیں کہ پانچ اور پچاس ایک ہی بات ہے۔ لڑنا جھگڑنا نہیں منہ سے بات کرنی ہے۔ پینتالیس روپے ہاتھ میں پکڑلیں اور کہیں کہ مرزے نے جھوٹ بولا' دھوکہ کیا' پانچ کے پچاس نہیں ہوتے۔ تو اگر کہتا ہے کہ پانچ کے پچاس نہیں ہوتے تو کہہ دے کہ مرزا جھوٹا ہے اور اگر پانچ کے پچاس ہوتے ہیں۔ تو جو پانچ روپے تمہیں دئے ہیں وہ پچاس کے برابر دئے ہیں

اسلام اور سوشلزم

اب آتے ہیں اسلام اور سوشلزم کی طرف۔ سوشلسٹ کہتے ہیں کہ انہوں نے پانچ بنیادی انسانی حقوق متعین کئے۔ روٹی' کپڑا' مکان' تعلیم' اور تندرستی۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کی کوئی قیمت (Value) نہیں اور کسی چیز کا کوئی مالک نہیں۔ قیمت تب بڑھے گی جب مزدور مزدوری کرے گا۔ کسی چیز کا کوئی مالک تب بنے گا جب مزدور' مزدوری کرے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اصل چیز مزدور ہے۔ اگر مزدور نے مزدوری کی تو چیز کی

قیمت بنی' اگر مزدور نے مزدوری نہیں کی تو چیز کی کوئی قیمت نہیں۔ مزدور کی مزدوری کی وجہ سے ملکیت آتی ہے۔ اگر مزدور نے مزدوری نہیں کی تو ملکیت کسی کی نہیں۔ اور اس پر انہوں نے فخر کیا' کتابیں لکھیں۔ سارے سوشلزم کی بنیاد اسی پر ہے۔

جس طرح میں مرزائیوں کی بات مثال سے کرتا ہوں اسی طرح سوشلسٹوں کی بات بھی مثال سے کرتا ہوں۔ مثال سنیں :

ایک شخص نہانے کے لئے غسل خانہ گیا۔ گھڑی اتاری' کپڑے اتارے۔ نہا کر کپڑے پہن کر باہر نکل آیا اور گھڑی وہیں بھول آیا۔ ایک اور شخص بھی نہانے کے لئے اندر گیا۔ گھڑی اٹھالی جب اس کی شادی ہوئی تو کپڑے پہن کر' گھڑی لگا کر ہاتھ ہلا ہلا کر باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کو گھڑی نظر آئے۔ حالانکہ یہ گھڑی چوری کی ہے۔ مگر پھولتا پھرتا ہے' فخر کرتا ہے۔ جیسا بیوقوف وہ شخص' اسی طرح کا سوشلزم۔ انہوں بھی سب کچھ اسلام سے چرایا اور فخر کیا۔ اسلام بھی انسان کو پانچ بنیادی حقوق عطا کرتا ہے یعنی روٹی' کپڑا' مکان' تعلیم' اور تندرستی کی ضمانت۔ اگر محمد ﷺ بعد میں آئے اور سوشلزم پہلے' تو بات ان کی (سوشلسٹوں) تھی حضور ﷺ نے ان سے لی تھی۔ لینن جو ان کا بڑا گروہ ہے اگر وہ پہلے آیا اور محمد ﷺ بعد میں تو بات مانی جاسکتی ہے کہ یہ بات حضور ﷺ نے اس سے لی تھی۔ مگر آپ بتائیں پہلے کون آیا؟ محمد ﷺ یا لینن اور کارل مارکس؟ واضح ہے کہ محمد ﷺ پہلے تشریف لائے تو پھر یہ پانچ بنیادی انسانی حقوق اسلام سے انہوں نے چرائے۔

حضور ﷺ نے اس وقت ان بنیادی حقوق کا اعلان فرمایا؟ جب روس موجود تھا ہی نہیں۔ جب سلطنت برطانیہ صفحہ ہستی پر موجود ہی نہ تھی' جب امریکہ دریافت بھی نہ ہوا تھا' جب چین کا ملک دنیا میں تھا ہی نہیں' جب برطانیہ کا بادشاہ مسلمانوں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز تھا۔ جب فرانس و برطانیہ کے لوگ جاہل تھے' نہ کوئی کالج تھا' نہ کوئی یونیورسٹیاں تھیں' نہ کوئی پارلیمنٹ تھی۔ تو اس وقت میرے پیغمبر ﷺ نے مکہ کی پہاڑیوں پر بیٹھ کر فرمایا کہ انسان کے پانچ بنیادی حقوق ہیں۔ یعنی روٹی' کپڑا' مکان' حصول تعلیم' اور حفظان صحت۔ اس وقت کوئی کالج نہیں تھا اور کوئی مزدور یونین نہ تھی۔

دوسرا بڑا فخر انہیں یہ ہے کہ انہوں نے معاشیات کے اصول وضع کئے کہ کسی چیز کا کوئی مالک نہیں' کوئی چیز کسی کی ملکیت نہیں اور نہ اس کی کوئی قیمت ہے۔ یہ کہ مزدور' مزدوری کرے گا تو قیمت بنے گی' مزدور' مزدوری کرے گا تو ملکیت ہوگی۔ لیکن یہ بھی میرے پیغمبر ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی فرمادیا تھا کہ جتنی دنیا میں چیزیں خود پیدا ہوتی ہیں یعنی خود روہیں اور جتنے خزانے (معدنیات) زمین میں چھپے ہیں ان کا کوئی انسان مالک نہیں۔ ہر کوئی محنت کر کے اسے حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ اس بارے میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ میرے پاس ایک مربعہ زمین ہے جو میں نے اس میں گھاس بوئی وہ میری ہے۔ لیکن جو خود اگ آئی وہ ساری مخلوق کے لئے ہے۔

۲۔ کھیت میں میں نے کپاس گاڑی ہوئی ہے' بیج میرا ڈالا ہوا ہے' اس کی آبپاشی میں نے کی ہے' اس کے لئے ہل میں نے چلایا ہے۔ تو کپاس کے پودے میرے ہیں۔ لیکن کپاس میں جو گھاس خود بخود اگ آئی ہے وہ ہر کسی کی ہے۔ میں کسی کا ہاتھ نہیں روک سکتا۔ اس کی کوئی قیمت نہیں لے سکتا۔ بات سمجھ میں آئی؟

۳۔ بارشیں بہت ہوئیں ختم نہیں ہوتیں۔ کھیت گیلا ہے۔ ہل نہیں چلایا جاسکا' گھاس اتنی اگ آئی کہ کمر کمر ہوگئی۔ زمین میری ہے' مالک میں ہوں' بارش ہوئی میری محنت کوئی نہیں لگی' میں نہ اس گھاس کا مالک ہوں' نہ اس کی کوئی قیمت ہے۔ ہر آدمی کاٹ کرلے جاسکتا ہے اور جانوروں کو کھلا سکتا ہے۔

۴۔ میری زمین دریا کے کنارے ہے۔ دریا چڑھا زمین دریا برد ہوئی اور دریا نئی مٹی وہاں پھینک گیا اور وہاں جھاڑیاں اگیں۔ ان کی لکڑی میری ملکیت نہیں' ان کی کوئی قیمت نہیں۔ اگر کاٹ لوگے تو ان کی قیمت بنے گی۔ ملتان میں جو لکڑی آپ باہر سے کاٹ لاتے ہیں۔ جب اٹھاکر شہر میں لے آؤ تو قیمت بنے گی۔

۵۔ پانی کی کوئی قیمت نہیں' مچھلی کی کوئی قیمت نہیں' دریا سے پانی ہر کوئی لاسکتا ہے۔ اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ اسی طرح ہوا کی کوئی قیمت نہیں۔

ایک رپورٹر جو میری رپورٹیں لے جاتا تھا اور رپورٹوں سے جل جایا کرتا تھا۔ جلسہ میں آیا تھا۔ آخر مسلمان تھا کہنے لگا کہ میں مبارک باد دینے آیا ہوں جلسہ کی کامیابی پر۔ تو میں نے سمجھا کہ اس کی سرشت نیک ہے۔ آدمی پر ماں کے دودھ کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ کہنے لگا ڈپٹی صاحب آپ کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولوی صاحب تو بڑے سچے ہیں کوئی بے حوالہ بات نہیں کرتے۔ ڈپٹی صاحب کا سامنے بنگلہ تھا اس کی چھت پر رات کو سنتے تھے۔ تو میں نے سمجھا اس کی والدہ نیک ہونگی اس کے دودھ کا اثر ہے۔ کوئی پھل جیسے جامن اوپر سے کھایا جاتا ہے اور اندر سے پھینکا جاتا ہے کوئی پھل اوپر سے پھینکا جاتا ہے' اندر سے کھایا جاتا ہے جیسے خربوزہ۔ تو کسی کا ظاہر اچھا (ایمان دار) ہے باطن خراب ہے اور کسی کا ظاہر خراب ہے اور باطن ایمان دار ہے۔ اب میری بات ختم ہوئی ایک اہم بات کہنی ہے۔

افسران سے گذارش

آنحضرت ﷺ نے جب دعویٰ نبوت کیا تو خود لوگوں سے پوچھا "تم نے مجھ کو کیسا پایا؟ مجھے کیسا سمجھتے ہو؟ کیا میں نے کبھی جھوٹ بولا؟ میں نے کسی سے دھوکہ کیا؟ میری زندگی گذری تم نے دیکھی نہیں؟ اس پر سب

نے بیک زبان ہو کر کہا' واقعی آپ نے نہ تو کبھی جھوٹ بولا' نہ کسی کو دھوکہ دیا' نہ وعدہ خلافی کی اور نہ ہی کوئی برا کام کیا۔ آپ ﷺ صادق اور امین ہیں" ۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اب بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔ میں اللہ کا رسول ہوں" ۔

پاکستانی بھائیو ! پاکستان بن گیا اسلام آ گیا؟ اسلام کو فروغ ہونا چاہیے۔ یہ بات ہمارے افسر بھائیوں کو سمجھ لینی چاہیے۔ یہ کوئی شرم کی بات نہیں۔ ہمیں قرآن آتا ہے انگریزی نہیں آتی۔ تمہیں انگریزی آتی ہے قرآن نہیں آتا۔ ہم تمہاری زبان کے لئے تمہارے پاس جاتے ہیں۔ تم ہماری زبان (قرآن وحدیث) کے لئے ہمارے پاس آؤ۔ میرے پاس جو چٹھی انگریزی میں آجاتی ہے تو میں بھی تو افسروں کے پاس لے جاکر پڑھواتا ہوں۔ مجھے جب کوئی کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کا انگریزی میں خط (لیٹر) آتا ہے تو کسی انگریزی دان کے پاس لے جاتا ہوں اور اس کا مطلب معلوم کرلیتا ہوں۔ اگر میں دیو بند کا سند یافتہ ہو کر شرم محسوس نہیں کرتا کہ انگریزی پڑھواؤں' تو تمہیں جو انگریزی آتی ہے قرآن نہیں آتا کس بات کی شرم آتی ہے کہ ہماری زبان (قرآن' عربی زبان میں) پوچھنے ہمارے پاس نہ آؤ؟ ۔

اب جو مدعی نبوت ہو گا اس کی ذات پر بحث ہوگی اور اس کی ذات پر بحث کرنا ہمارا فرض ہے۔ میں مرزائیوں کے بارے میں بحث کروں گا۔ جو ہتھیار مرزائیوں کے پاس ہیں وہ میرے پاس بھی ہونے چاہئیں۔ میرا یہ حق ہے کہ جو ہتھیار میرے دشمن کے پاس ہوں وہ میرے پاس بھی ہونے چاہیں۔ اگر میں ہتھیاروں کا انتظام نہ کروں تو مجھ پر افسوس ہے۔

ہمارے فرائض

کچھ ایسے ہتھیار ہیں جو میرے پاس ہیں۔ کچھ ایسے ہتھیار ہیں جو آپ کے پاس ہیں اور کچھ ایسے ہتھیار ہیں جو حکومت کے پاس ہیں۔ جو میرے ہتھیار ہیں وہ یہ ہیں کہ میں قادیانیوں کے عقائد اور عزائم سے پردہ اٹھاؤں اور ختم نبوت کے بارے میں مسائل سے آپ کو آگاہ کروں۔ آپ کے ہتھیار یہ ہیں کہ آپ جو حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں یہ عہد کریں کہ چاہے آپ بریلوی ہوں' چاہے دیوبندی ہوں' وہابی ہوں یا شیعہ اپنی زندگی میں مسلمانوں کو مرزائیت سے بچانے کا کام ضرور کریں گے۔ یہ عہد کریں کہ میں مزدوری بھی کروں گا تو یہ کام بھی کروں گا' گھوڑا بھی چلاؤں گا اور یہ کام بھی کروں گا' ملازمت بھی کروں گا اور یہ کام بھی کروں گا' جیسے ایک مرزائی کرتا ہے۔

مرزائی کام کیسے کرتا ہے؟

ظفراللہ خاں قادیانی پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔ وہ ایک دفعہ سرکاری دورے پر بلوچستان گئے اور خان آف قلات کے مہمان ٹھہرے۔ اور ان سے کہا کہ ان کی ریاست میں ان کا ایک احمدی بھائی رہتا ہے جسے وہ ملنا چاہتے ہیں۔ خان آف قلات نے کہا کہ میری ریاست میں کوئی احمدی نہیں رہتا۔ ظفراللہ خان نے کہا کہ رہتا ہے۔ عرضی نویس ہے اور مستونگ میں رہتا ہے۔ اس کو لایا گیا۔ تحقیق کی اور وہ مرزائی نکلا۔ جو وہاں اکیس برس سے رہ رہا تھا اور چھپا ہوا مرزائی تھا۔ ظفراللہ خاں کو پتہ تھا کہ وہ ان کا مرزائی بھائی ہے۔ دیکھئے ان کی اپنے بھائیوں کے بارے میں واقفیت اور اپنے مشن میں دل چسپی نوکری بھی کرتے ہیں اور تبلیغ قادیانیت بھی کرتے ہیں۔ ” نالے دیوی دادرش نالے ونگاں دا بیوپار “ ۔

ظفراللہ خاں جہاں جہاں جاتا تھا اپنے مرزائی بھائیوں کے پتے پوچھتا جاتا تھا۔ ربوہ کے دفتر سے ان کے پتے لے کر جاتا تھا۔ ان کی خیریت پوچھتا اور مرزائیت کی تشہیر کے بارے میں ان کی کوششوں کا جائزہ لیتا۔ ان کو خاطر خواہ سہولتیں فراہم کرتا۔ کاش میرا افسر بھائی بھی دورے پر جائے اور پوچھے کہ ختم نبوت کا دفتر کہاں ہے؟ کاش ایسا ہوتا!

تو بات ہو رہی تھی خان آف قلات سے ظفراللہ خاں قادیانی کی ملاقات کی۔ اپنے مرزائی بھائی کا پتہ لگا لینے کے بعد ظفراللہ خاں نے خان آف قلات کو مرزائیت کی تبلیغ کرنا چاہی۔ ظفراللہ خاں کفر کے پھیلانے کا عاشق تھا اور ہم اسلام کے پھیلانے کے عاشق نہیں۔ اس نے تبلیغ شروع کی تو خان آف قلات نے کہا' پہلے چوہدری صاحب میری ایک بات سن لیں۔ کیا آپ یہی کہنا چاہتے ہیں نا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے؟ اور میں اس کو مان لوں۔ تو یہ سن لیں کہ اگر حضرت محمد ﷺ بھی اپنے روضۂ مبارک سے اٹھ کر آجائیں اور کہیں کہ مرزا غلام احمد کو نبی مان لو تو میں پھر بھی مرزا کو نبی نہیں مانوں گا۔ خان آف قلات نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میں آپ ﷺ کی پہلی بات مانتا ہوں۔ لیکن اس کے بعد اگر آپ ﷺ کہیں کہ مرزا غلام احمد کو نبی مان لو تو یہ دوسری بات نہیں مانوں گا۔ اس لئے کہ میں سمجھوں گا کہ آپ ﷺ میرا امتحان لے رہے ہیں کہ یہ کتنا پکا ہے اپنے ایمان میں۔

قاضی احسان احمد ؒ کتابوں کا بکس لے کر دفتروں میں پھرا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حمید نظامی کے پاس گئے۔ حمید نظامی صاحب نے کہا میں مذہب کی بات نہیں کروں گا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ مرزائیوں سے ملکی اور سیاسی سطح پر کیا نقصان پہنچ رہا ہے؟ جسٹس منیر نے دو آدمیوں کی تعریف کی ہے۔ نواب بہادر اور حمید نظامی کی جو ہماری تحریک کے مخالف تھے۔ بعد میں حمید نظامی باہر کا دورہ کر کے آئے اور اپنے پرچہ نوائے وقت میں سرخی لگائی کہ ہمارے سفارت خانے ایک فرقہ کی تبلیغ کے مرکز بن گئے ہیں۔ ظفراللہ خاں جو وزیر خارجہ تھے سفارتخانوں کے

ذریعے مرزائیت کی تبلیغ کرتے تھے۔ حمید نظامی نے لکھا کہ ہمارے باہر کے سفارتخانے مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے بن گئے ہیں۔

جس طرح مرزائی استاد' مرزائی استانی' مرزائی دھوبی' مرزائی پٹواری' مرزائی موچی' مرزائی تھانیدار' مرزائی ایس پی' مرزائی ڈی آئی جی' مرزائی آئی جی یہ سب کے سب مرزائیت کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آپ کا کام یہ ہے کہ جہاں جو مسلمان افسر ہے مرزائیت کے خلاف تبلیغ میں لگ جائے۔ ہمارے افسروں اور مرزائی افسروں میں کیا فرق ہے۔ اسے سمجھ لینے کے بعد ایک واقعہ سنیں۔

عطامحمد صاحب ملتان میں ڈی آئی جی تھے۔ ڈاکٹر جہانگیر صاحب نشتر ہسپتال میں متعین تھے۔ میرا بھانجا بیمار ہوا۔ اسے نشتر ہسپتال داخل کیا گیا۔ میں ہسپتال گیا اور ایک جگہ باہر برآمدے میں کھڑا تھا۔ ڈاکٹر جہانگیر لڑکوں کو پڑھا رہے تھے۔ ایک طالب علم باہر نکلا پھر اندر ڈاکٹر جہانگیر کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ باہر مولانا محمد علی جالندھری کھڑے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب باہر آئے اور مجھے اندر لے گئے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے میری بڑی عزت کی۔ میری واقفیت ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک روز مجھے ٹیلیفون پر بلایا میں سائیکل پر ان کے ہاں گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے خود نکل کر میرا استقبال کیا۔ میری سائیکل اندر رکھی اور مجھے اپنی کار میں بیٹھا کر ڈی آئی جی جناب عطامحمد صاحب کے گھر لے گئے۔ عطامحمد صاحب باہر نکلے۔ خود کار کا دروازہ کھولا اور مجھے باہر نکلنے میں مدد دی اور ہم اندر چلے گئے۔ ڈی آئی جی صاحب نے کہا کہ ایک مرزائی عورت میری بیوی کے پاس آئی اور تبلیغ کی۔ اس کی باتوں کا جواب نہ مجھے آتا تھا نہ میری بیوی کو۔ پھر وہ اندر چلے گئے اور واپس آئے میں نے محسوس کیا کہ وہ اپنی بیوی کو پردے کے پیچھے بٹھا آئے ہیں۔ میں نے ان کی تسلی کی۔ تو میرا بتانے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح کہ ایک مرزائی ڈی آئی جی مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے اسی طرح ایک مسلمان ڈی آئی جی کو بھی مرزائیت کے خلاف تبلیغ کرنی چاہیے۔

میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ ہماری غیرت کو کیا ہوگیا ہے؟ جسٹس منیر نے خود اپنی رپورٹ میں لکھا کہ اوکاڑہ میں جو مرزائی قتل ہوا وہ قتل نہ ہوتا اگر ڈپٹی کمشنر' منٹگمری کو مرزائیت کی تبلیغ کا شوق نہ ہوتا۔ جسٹس منیر جس کا قلم ہمارے خلاف آگ اگلتا ہے اس نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر' منٹگمری اور اس کی بیوی دونوں مرزائیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور اس وجہ سے اشتعال پھیلا اور مرزائی قتل ہوا۔ کیا اب بھی کوئی شک رہ گیا ہے؟ یہ جسٹس منیر کا بیان ہے جو خود تحریک کا مخالف تھا۔

کافر کفر کے لئے جو قربانی کرتا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ محمد ﷺ کے لئے اس سے کہیں بڑھ کر قربانی دے۔ جب چوری زیادہ ہوتی ہے تم اپنے مکان پر پہرہ دیتے ہو۔ اپنے ایمان پر بھی پہرہ دو۔ اپنے مکان پر پہرہ دینا' اپنی دوکانوں پر پہرہ دینا اور اپنے سامان پر پہرہ دینا' دنیا کے کسی قانون میں جرم نہیں۔ اگر کوئی مکان

آپ کے گھر کے پاس ہے وہاں لوگ بیٹھتے ہیں اور رات ایک بجے تک شور کرتے ہیں تو آپ کو حق حاصل ہے کہ انہیں کہیں کہ شور نہ کرو ہماری نیندیں خراب ہوتی ہیں۔ اگر وہ نہ مانیں تو آپ پولیس سے کہہ سکتے ہیں کہ انہیں ایسا کرنے سے روکے۔ لیکن کوئی پہرہ دار کو یہ نہیں کہتا کہ شور نہ کرو۔ اگر پہرہ دار رات کو نہ بولے تو اس سے باز پرس کرتے ہیں کہ تیری آواز کیوں نہ آئی؟۔

پہرہ دار گلی میں آیا آواز لگائی "حاجی نظام دین" جواب ملا "ہاں" حاجی جی جاگتے رہنا کتے بڑے بھونکتے ہیں۔ کیا حاجی صاحب نے اعتراض کیا کہ پہرہ دار نے اسے پریشان کیا اور رات کو سونے نہ دیا؟۔ پہرہ دار نے کہا "حاجی قطب دین جی" جواب ملا "ہاں" حاجی جاگتے رہو کتے بڑے بھونکتے ہیں۔ "مائی فاطماں" جاگتے رہنا کتے بڑے بھونکتے ہیں۔ پہرہ دار شور کرے تو کوئی نہیں کہتا کہ شور کیوں کرتے ہو۔ بلکہ نہ کرے تو پوچھتے ہیں ہم تو پہرہ دار ہیں نہ بولیں تو پکڑو' بولنے پر کیوں پکڑتے ہو؟

ہم تو آپ کے غلام اور دین کے پہرہ دار ہیں

پاکستان اسلام کے لئے بنایا تھا۔ اگر اسلام نہیں رکھنا تو پھر مقصد ہی فوت ہو گیا پاکستان کیا کرنا ہے۔ سات ہزار بیٹیاں اسلام کے لئے دی تھیں۔ دس لاکھ مسلمان اسلام کے لئے قتل ہوا تھا اور جو آئندہ ہو رہا ہے وہ بھی اسلام کے لئے ہی ہو رہا ہے۔ ہم تو آپ کے غلام ہیں' ہم تو آپ کے چپڑاسی ہیں' ہم تو آپ کے تابعدار ہیں ہم تو پہرہ دیتے ہیں۔ جو کتا رات کو پہرہ دیتا ہے مالک اس کو دودھ پلاتا ہے۔ ہمیں دودھ نہ دو صرف زندہ رہنے دو۔ کتا دن کو بندھا رہتا ہے مگر رات کو کھولا جاتا ہے۔ مالک حفاظت کرنے والے کتے کی پرورش کرتا ہے۔ تم دین کی حفاظت کرنیوالوں کی پرورش نہ کرو' انہیں زندہ رہنے دو۔

آج کل تو دیا سلائی بڑی چل پڑی ہے پہلے وقتوں میں دیہات میں عورتیں آگ کے لئے اپلے جلا کر رکھتی تھیں۔ ضرورت پڑتی تو اس سے آگ لے لی جاتی۔ رات ہوتی تو اپلوں کو جلا کر راکھ میں دبا دیا جاتا تاکہ آگ زیادہ دیر تک سلگتی رہے۔ وہ گوبر کے اپلے تھے۔ تم ہمیں اپلے ہی سمجھ لو۔ جب ضرورت پڑے گی تو پھونک مار کر انہیں جلا لینا' لیکن شرط یہ ہے کہ انہیں سلگتے رکھو گے۔ اگر ہم بجھ گئے تو لاکھ پھونکیں مارو گے مگر کچھ نہ بنے گا۔ الٹی راکھ منہ پر پڑے گی۔

دین کی حفاظت کرنیوالوں کو بجھنے نہ دو

ہم آپ کے کام آئیں گے' آپ کے شریک نہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا اور کوئی کام نہیں سوائے حضرت محمد ﷺ کی آخری نبوت کی حفاظت کے۔ اگر کسی کو کوئی اختلاف ہے تو چوروں سے بدتر' عیسائیوں سے

بد تر' ہندوؤں سے بد تر' مرتدوں سے بد تر یعنی مرزائیوں سے ہے۔ مرزائی سب کے سب مبلغ ہیں۔ میں چاہتا ہوں تم بھی سب کے سب مبلغ بن جاؤ۔ میں تم سب کو تیار کرنا چاہتا ہوں تم جہاں بھی ہو اس کام میں لگ جاؤ۔ تیار کرنا میرا فرض ہے۔ تیار ہونا آپ کا فرض ہے۔

مرزائی مرزا غلام احمد کی تبلیغ کرتے نہیں ڈرتے' کسی کے گھر داخل ہوتے نہیں ڈرتے' لیکن تم اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ڈرتے ہو۔ اگر کوئی مرزائی تحصیل دار تبلیغ کرے اپنے عقیدے کی اور کوئی مسلمان تبلیغ کرے اپنے عقیدے کی تو دونوں کی حیثیت برابر نہیں۔ مرزائی تحصیل دار کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی کے گھر میں داخل ہو رہا ہے اور مسلمان تحصیل دار کی مثال ایسی ہے جیسے اپنے گھر کی حفاظت کر رہا ہے۔ مجلس نے آپ کو مرزائیوں کے خلاف تیار کرنا ہے اور ایسا تیار کرنا ہے کہ کوئی مرزائی تا قیامت آپ کو شکست نہ دے سکے۔

اس کے لئے مجلس کا مفت لٹریچر پڑھو' ہمت کرو' اور آگے بڑھو۔ اللہ رب العزت آپ سب کو توفیق دیں۔ (آمین)

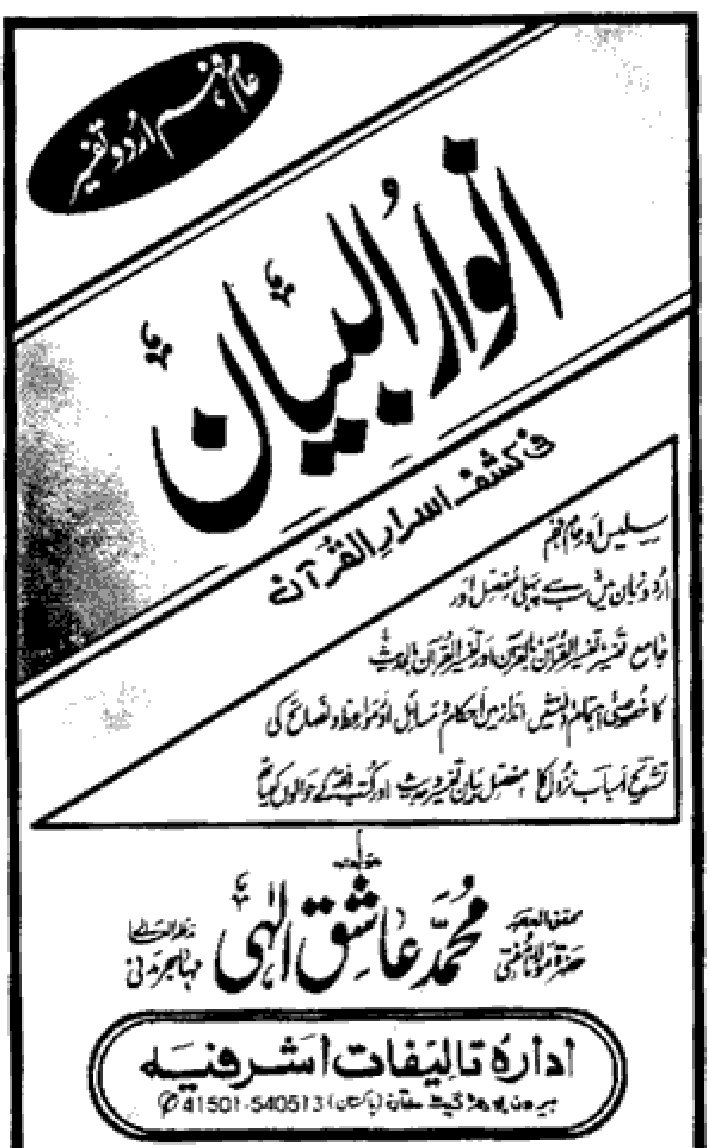

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

مولانا عبدالسلام ندوی

نام و نسب

خدیجہؓ نام' ام ہند کنیت' طاہرہ لقب' سلسلہ نسب یہ ہے۔ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی' قصی پر پہنچ کر ان کا خاندان رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے مل جاتا ہے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا اور لوی بن غالب کے دوسرے بیٹے عامر کی اولاد تھیں۔

حضرت خدیجہؓ کے والد اپنے قبیلہ میں نہایت معزز شخص تھے۔ مکہ آکر اقامت کی۔ عبدالدار ابن قصی کے جوان کے ابن عم تھے' حلیف بنے اور یہیں فاطمہ بنت زائدہ سے شادی کی۔ جن کے بطن سے عام الفیل سے ۱۵ سال قبل حضرت خدیجہ پیدا ہوئیں۔ سن شعور کو پہنچیں تو اپنے پاکیزہ اخلاق کی بنا پر طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

نکاح

باپ نے ان صفات کا لحاظ رکھ کر شادی کے لئے ورقہ بن نوفل کو جو برادرزادہ اور تورات وانجیل کے بہت بڑے عالم تھے منتخب کیا۔ لیکن پھر کسی وجہ سے یہ نسبت نہ ہو سکی اور ابو ہالہ بن بناش تمیمی سے نکاح ہو گیا۔ اسی زمانہ میں حرب الفجار چھڑی' جس میں حضرت خدیجہؓ کے باپ لڑائی کے لئے نکلے اور مارے گئے۔ یہ عام الفیل سے ۲۰ سال بعد کا واقعہ ہے۔

تجارت

باپ اور شوہر کے مرنے کے بعد حضرت خدیجہؓ کو سخت دقت واقع ہوئی۔ ذریعہ معاش تجارت تھی جس کا کوئی نگران نہ تھا۔ تاہم اپنے اعزہ کو معاوضہ دے کر مال تجارت بھیجتی تھیں۔ ایک مرتبہ مال کی روانگی کا وقت آیا تو ابو طالب نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ تم کو خدیجہؓ سے جا کر ملنا چاہئے ان کا مال شام جائے گا۔ بہتر ہوتا کہ تم بھی ساتھ جاتے میرے پاس روپیہ نہیں' ورنہ میں خود تمہارے لئے سرمایہ مہیا کر دیتا۔

رسول اللہ ﷺ کی شہرت "امین" کے لقب سے تمام مکہ میں تھی اور آپ ﷺ کے حسن معاملت، راست بازی، صدق و دیانت اور پاکیزہ اخلاق کا عام چرچہ تھا۔ حضرت خدیجہؓ کو اس گفتگو کی خبر ملی تو فوراً پیغام بھیجا کہ آپ میرا مال تجارت لے کر شام کو جائیں۔ جو معاوضہ میں اوروں کو دیتی ہوں آپ کو اس کا مضاعف دوں گی۔ آنحضرت ﷺ نے قبول فرمالیا اور مال تجارت لے کر میسرہ (غلام خدیجہؓ) کے ہمراہ بصرہ تشریف لے گئے۔ اس سال کا نفع سالہائے گذشتہ کے نفع سے مضاعف تھا۔

حضرت خدیجہؓ کا نکاح

حضرت خدیجہؓ کی دولت و ثروت اور شریفانہ اخلاق نے تمام قریش کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا اور ہر شخص ان سے نکاح کا خواہاں تھا۔ لیکن کارکنان قضاو قدر کی نظر انتخاب کسی اور پر پڑچکی تھی۔ آنحضرت ﷺ مال تجارت لے کر شام سے واپس آئے تو حضرت خدیجہؓ نے شادی کا پیغام بھیجا۔ نفیسہ بنت منیہ (یعلیٰ بن امیہ کی ہمشیرہ) اس خدمت پر مقرر ہوئی۔ آپ ﷺ نے منظور فرمایا۔ اور شادی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ حضرت خدیجہؓ کے والد اگرچہ وفات پاچکے تھے تاہم ان کے چچا عمر بن اسد زندہ تھے۔ عرب میں عورتوں کو یہ آزادی حاصل تھی کہ شادی بیاہ کے متعلق خود گفتگو کر سکتی تھیں۔ اسی بنا پر حضرت خدیجہؓ نے چچا کے ہوتے ہوئے خود براہ راست تمام مراتب طے کئے۔

تاریخ معین پر ابو طالب اور تمام رؤسائے خاندان جن میں حضرت حمزہؓ بھی تھے۔ حضرت خدیجہؓ کے مکان پر آئے۔ حضرت خدیجہؓ نے بھی اپنے خاندان کے چند بزرگوں کو جمع کیا تھا۔ ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ عمرو ابن اسد کے مشورہ سے ۵۰۰ سو طلائی درہم مہر مقرر پایا اور خدیجہ طاہرہؓ حرم نبوت ہو کر ام المومنین کے شرف سے ممتاز ہوئیں۔ اس وقت آنحضرت ﷺ پچیس سال کے تھے۔ اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس برس تھی۔ یہ بعثت نبوی ﷺ سے پندرہ سال قبل کا واقعہ ہے۔

اسلام

پندرہ برس کے بعد جب آنحضرت ﷺ پیغمبر ہوئے اور فرائض نبوت ادا کرنا چاہا تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ کو یہ پیغام سنایا۔ وہ سننے سے پہلے مومن تھیں۔ کیونکہ ان سے زیادہ آپ ﷺ کے صدق دعویٰ کا کوئی شخص فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ صحیح بخاری باب بدء الوحی میں یہ قصہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے اور وہ یہ ہے:

"حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کی ابتداء رویائے صادقہ سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو کچھ خواب میں دیکھتے تھے سپیدہ صبح کی طرح نمودار ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ خلوت گزین ہو گئے۔ چنانچہ کھانے پینے کا سامان لے کر غار حرا تشریف لے جاتے اور عبادت کرتے تھے۔ جب سامان ختم ہو چکتا تو پھر خدیجہؓ کے پاس تشریف لاتے اور پھر واپس جا کر مراقبہ میں مصروف ہوتے۔ یہاں تک کہ ایک دن فرشتہ غیب نظر آیا کہ کہہ رہا ہے پڑھ۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھا لکھا نہیں۔ اس نے زور سے دبایا' پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ تو میں نے پھر کہا کہ میں پڑھا لکھا نہیں' پھر اس نے دوبارہ زور سے دبایا اور چھوڑ دیا اور کہا پڑھ' پھر میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں' اسی طرح تیسری بار دبا کر کہا پڑھ اس خدا کا نام جس نے کائنات کو پیدا کیا' جس نے آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ تیرا خدا اکریم ہے۔ آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو جلال الٰہی سے لبریز تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا مجھ کو کپڑا اوڑھاؤ' مجھ کو کپڑا اوڑھاؤ۔ حضرت خدیجہؓ نے کپڑا اوڑھایا تو ہیبت کم ہو گئی۔ پھر حضرت خدیجہؓ سے تمام واقعہ بیان کیا اور کہا۔ مجھ کو ڈر ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا آپ متردد نہ ہوں۔ خدا آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' بے کسوں اور فقیروں کے معاون رہتے ہیں' مہمان نوازی اور مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں' پھر وہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو کہ مذہباً نصرانی تھے' عبرانی زبان جانتے تھے اور عبرانی میں انجیل لکھا کرتے تھے۔ اب وہ بوڑھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ اپنے بھتیجے (آنحضرت ﷺ) کی باتیں سنو۔ بولے ابن الاخ تم نے کیا دیکھا؟ آنحضرت ﷺ نے واقعہ کی کیفیت بیان کی تو کہا یہ وہی ناموس ہے جو موسیٰ پر اترا تھا۔ کاش! مجھ میں اس وقت قوت ہوتی اور زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو شہر بدر کرے گی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا ہاں جو کچھ آپ پر نازل ہوا جب کسی پر نازل ہوتا ہے تو دنیا اس کی دشمن ہو جاتی ہے۔ اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو تمہاری وزنی مدد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ کا بہت جلد انتقال ہو گیا اور وحی کچھ دنوں کے لئے رک گئی۔"

اس وقت تک نماز پنجگانہ فرض نہ تھی' آنحضرت ﷺ نوافل پڑھا کرتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نوافل میں شرکت کرتی تھیں۔ ابن سعد کہتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ اور خدیجہؓ ایک عرصہ تک خفیہ طور پر نماز پڑھا کرتے تھے۔"

عفیف کندی سامان خریدنے کے لئے مکہ آئے اور حضرت عباسؓ کے گھر میں فروکش ہوئے۔ صبح کے وقت ایک دن کعبہ کی طرف نظر تھی۔ دیکھا کہ ایک نوجوان آیا اور آسمان کی طرف قبلہ رخ کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک لڑکا اس کے داہنی طرف آکر کھڑا ہوا۔ پھر ایک عورت دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ نماز پڑھ کر یہ لوگ چلے گئے تو عفیف نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ کوئی عظیم الشان واقعہ پیش آنے والا ہے۔ حضرت عباسؓ نے جواب دیا ہاں۔ پھر کہا جانتے ہو یہ نوجوان کون ہے۔ یہ میرا بھتیجا محمدؐ ہے' یہ دوسرا بھتیجا علیؓ ہے اور یہ محمدؐ کی بیوی (خدیجہؓ) ہے۔ میرے بھتیجے کا خیال ہے کہ اس کا مذہب پروردگار عالم کا مذہب ہے۔ اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے حکم سے کرتا ہے۔ دنیا میں جہاں تک مجھ کو علم ہے اس خیال کے صرف یہی تین شخص ہیں۔

عقیلی اس روایت کو ضعیف سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک اس کے ضعیف ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ روایت کے لحاظ سے اس میں کوئی خرابی نہیں۔ روایت کی حیثیت سے اس کے ثبوت کے متعدد طرق میں محدث ابن سعد نے اس کو نقل کیا ہے۔ بغوی' ابو یعلی' اور نسائی نے اس کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔ حاکم' ابن خثیمہ' ابن مندہ اور صاحب غیلا نیات نے اسے مقبول مانا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں درج کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے صرف نبوت کی تصدیق ہی نہیں کہ بلکہ آغاز اسلام میں آنحضرت ﷺ کی سب بڑی معین و مددگار ثابت ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ کو جو چند سال تک کفار مکہ اذیت دیتے ہوئے ہچکچاتے تھے۔ اس میں بڑی حد تک حضرت خدیجہؓ کا اثر کام کر رہا تھا۔ اوپر گزر چکا ہے کہ آغاز نبوت میں جب آنحضرت ﷺ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ مجھ کو ڈر ہے۔ تو انہوں نے کہا آپ متردد نہ ہوں۔ خدا آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ دعوت اسلام کے سلسلے میں جب مشرکین نے آپ ﷺ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو تسلی اور تشفی دی۔ استیعاب میں ہے:

"آنحضرت ﷺ کو مشرکین کی تردید یا تکذیب سے جو کچھ صدمہ بھی پہنچتا حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر دور ہو جاتا تھا کیونکہ وہ آپ ﷺ کی باتوں کی تصدیق کرتی تھیں اور مشرکین کے معاملہ کو آپ کے سامنے ہلکا کر کے پیش کرتی تھیں۔"

سن ۷ نبوی میں جب قریش نے اسلام کے تباہ کرنے کا فیصلہ کیا تو یہ تدبیر سوچی کہ

آنحضرت ﷺ اور آپ کے خاندان کو ایک گھاٹی میں محصور کیا جائے۔ چنانچہ ابو طالب مجبور ہو کر تمام خاندان ہاشم کے ساتھ شعب ابی طالب میں پناہ گزین ہوئے۔ حضرت خدیجہؓ بھی ساتھ آئیں۔ سیرت ابن ہشام میں ہے :

"اور وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ شعب ابی طالب میں تھیں۔"

تین سال تک بنو ہاشم نے اس حصار میں بسر کی۔ یہ زمانہ ایسا سخت گذرا تھا کہ طلح کے پتے کھا کھا کر رہتے تھے۔ تاہم اس زمانہ میں بھی حضرت خدیجہؓ کے اثر سے کبھی کبھی کھانا پہنچ جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دن حکیم بن حزام نے جو کہ حضرت خدیجہؓ کا بھتیجا تھا' تھوڑے سے گیہوں اپنے غلام کے ہاتھ حضرت خدیجہؓ کے پاس بھیجے۔ راہ میں ابو جہل نے دیکھ لیا اور چھین لینا چاہا۔ اتفاق سے ابوالبختری کہیں سے آگیا۔ وہ اگرچہ کافر تھا لیکن اس کو رحم آیا۔ ابو جہل سے کہا۔ ایک شخص اپنی پھوپھی کو کچھ کھانے کے لئے بھیجتا ہے تو کیوں روکتا ہے۔

وفات

حضرت خدیجہؓ نکاح کے بعد پچیس برس تک زندہ رہیں اور ۱۱ رمضان ۱۰ نبوی (ہجرت سے تین سال قبل) انتقال کر گئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۶۴ سال ۶ ماہ کی تھی۔ چونکہ نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی لاش مبارک اسی طرح دفن کردی گئی۔ آنحضرت ﷺ خود ان کی قبر میں اترے اور اپنی سب سے بڑی غمگسار کو دائی اجل کے سپرد کیا۔ حضرت خدیجہؓ کی قبر حجون میں ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات سے تاریخ اسلام میں ایک جدید دور شروع ہوا۔ یہی زمانہ ہے جو اسلام کا سخت ترین زمانہ ہے اور خود آنحضرت ﷺ اس سال کو عام الحزن (سال غم) فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کے اٹھ جانے کے بعد قریش کو کسی شخص کا پاس نہیں رہ گیا تھا اور اب وہ نہایت بے رحمی اور بیباکی سے آنحضرت ﷺ کو ستاتے تھے۔ اسی زمانہ میں آپ اہل مکہ سے ناامید ہو کر طائف تشریف لے گئے تھے۔

اولاد

حضرت خدیجہؓ کے بہت سی اولاد ہوئی۔ ابوہالہ سے جو ان کے پہلے شوہر تھے۔ دو لڑکے پیدا ہوئے

جن کے نام ہالہ اور ہند تھے۔ دوسرے شوہر یعنی عتیق سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام بھی ہند تھا۔ آنحضرت ﷺ سے چھ (۶) اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے جو بچپن میں انتقال کر گئے' اور چار صاحبزادیاں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں :

(۱)...... حضرت قاسمؓ آنحضرت ﷺ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔ ان ہی کے نام پر آپ ابوالقاسم کنیت کرتے تھے۔ صغر سنی میں مکہ میں انتقال کیا۔ اس وقت پیروں چلنے لگے تھے۔ (۲)...... حضرت زینبؓ آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ (۳)...... حضرت عبداللہ نے بہت کم عمر پائی۔ چونکہ زمانہ نبوت میں پیدا ہوئے تھے اس لئے طیب اور طاہر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (۴)...... حضرت رقیہؓ۔ (۵)...... حضرت ام کلثومؓ۔ (۶)...... حضرت فاطمہ زہراؓ ان سب میں ایک ایک سال کا چھوٹا بڑا پا تھا۔ حضرت خدیجہؓ اپنی اولاد کو بہت چاہتی تھیں۔ اور چونکہ دنیا نے بھی ساتھ دیا تھا' یعنی صاحب ثروت تھیں۔ اس لئے عقبہ کی لونڈی سلمہ کو بچوں کی پرورش پر مقرر کیا تھا وہ ان کو کھلاتی اور دودھ پلاتی تھی۔

ازواج مطہرات میں حضرت خدیجہؓ کو بعض خصوصیتیں خاص طور پر حاصل ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کی پہلی بیوی ہیں۔ وہ جب عقد نکاح میں آئیں تو ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ان کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے سوا آنحضرت ﷺ کی تمام اولاد ان ہی سے پیدا ہوئی۔

فضائل ومناقب

ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی عظمت وفضیلت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب فرض نبوت ادا کرنا چاہا تو فضائے عالم سے ایک آواز بھی آپ ﷺ کی تائید میں نہ اٹھی۔ کوہ حرا' وادی عرفات' جبل فاران' غرض تمام جزیرۃ العرب آپ ﷺ کی آواز پر ایک پیکر تصویر بنا ہوا تھا۔ لیکن اس عالمگیر خاموشی میں صرف ایک آواز تھی جو فضائے مکہ میں تموج پیدا کر رہی تھی۔ یہ آواز حضرت خدیجہؓ طاہرہ کے قلب مبارک سے بلند ہوئی تھی جو اس ظلمت کدہ کفر وضلالت میں انوار الٰہی کا دوسرا تجلی گاہ تھا۔

حضرت خدیجہؓ وہ مقدس خاتون ہیں جنھوں نے نبوت سے پہلے بت پرستی چھوڑ دی تھی۔ چنانچہ مسند امام احمد میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا۔ بخدا میں کبھی لات وعزیٰ کی پرستش نہیں کروں گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ لات کو جانے دیجئے عزیٰ کو جانے دیجئے۔ یعنی ان کا ذکر بھی

نہ کیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے جب نبوت کی صدا بلند کی تو سب سے پہلے ان ہی نے اس پر لبیک کہا۔ آنحضرت ﷺ اور اسلام کو ان کی ذات سے جو تقویت تھی۔ وہ سیرت نبویؐ کے ایک صفحہ سے نمایاں ہے۔

ابن ہشام میں ہے :

”وہ اسلام کے متعلق آنحضرت ﷺ کی سچی مشیر کار تھیں۔“

آنحضرت ﷺ سے ان کو جو محبت تھی وہ اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اس تمول اور اس دولت وثروت کے جو ان کو حاصل تھی حضور ﷺ کی خدمت خود کرتی تھیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ خدیجہؓ برتن میں کچھ لا رہی ہیں۔ آپ ﷺ ان کو خدا کا اور میرا سلام پہنچا دیجئے۔

آنحضرت ﷺ کو حضرت زید بن حارثہؓ سے سخت محبت تھی لیکن وہ مکہ میں غلام کی حیثیت سے رہتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے ان کو آزاد کیا اور اب وہ کسی دنیاوی رئیس کے خادم ہونے کی بجائے شہنشاہ رسالت ﷺ کے غلام تھے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی حضرت خدیجہؓ سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی۔ ان کی وفات کے بعد آپ کا معمول تھا کہ جب گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی سہیلیوں کے پاس گوشت بھجواتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ گو میں نے خدیجہؓ کو نہیں دیکھا لیکن مجھ کو جس قدر ان پر رشک آتا تھا کسی اور پر نہیں آتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے اس پر آپ ﷺ کو رنجیدہ کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو ان کی محبت دی ہے۔

ایک دفعہ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد ان کی بہن ہالہ آنحضرت ﷺ سے ملنے آئیں اور استیذان کے قاعدے سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ان کی آواز حضرت خدیجہؓ سے ملتی تھی۔ آپ ﷺ کے کانوں میں آواز پڑی تو حضرت خدیجہؓ یاد آگئیں اور آپ ﷺ جھجک اٹھے اور فرمایا کہ ہالہ ہوں گی۔ حضرت عائشہؓ بھی موجود تھیں۔ ان کو رشک ہوا بولیں کہ کیا آپ ﷺ ایک بڑھیا کی یاد کیا کرتے ہیں۔ جو مر چکیں اور خدا نے ان سے اچھی آپ ﷺ کو بیویاں دیں۔ صحیح بخاری میں یہ روایت یہیں تک ہے۔ لیکن استیعاب میں ہے کہ اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو انہوں نے میری تصدیق کی۔ جب لوگ کافر تھے تو وہ اسلام لائیں۔ جب میرا کوئی معین نہ تھا

بقیہ صفحہ 47 پر

گوہر شاہی کیس کے فیصلہ کا مکمل متن

ترجمہ: ملک محمد حسین ایڈووکیٹ

ریاض احمد گوہر شاہی راولپنڈی علاقہ کا رہنے والا تھا۔ گذشتہ عشرہ سے یہ کوٹری سندھ میں براجمان ہے۔ اس کے عقائد و نظریات خالصتاً ایک بے دین کے ہیں۔ اس کا رہن سہن' طرز معاشرت' طور و طریق' یہ بتلاتا ہے کہ یہ کسی ایجنسی کا شاخسانہ ہے۔ مال و دولت کی ریل پیل نے اسے ایمان' عقیدہ' اخلاق و عمل سے تہی دست کر دیا ہے۔ اس نے اب فتنہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے گروہ کے اثرات پورے ملک میں سرایت کر رہے ہیں۔ تمام مسالک کے علماء نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ دیوبندی' بریلوی اکابر کے فتاویٰ جات ہمارے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ مزید ان کو جمع کیا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً قارئین لولاک تک پہنچائیں گے۔

دسمبر ۱۹۹۸ء میں اس کے گروہ کے کچھ افراد نے تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ میں پرپرزے نکالے اور گوہر شاہی نظریات کی اشاعت کے لئے حرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے دار المبلغین سے تازہ فارغ ہو کر ایک عزیز (وہاں کے رہنے والے تھے) کو معلوم ہوا تو انہوں نے کوشش کی۔ ۱۱ دسمبر کو رنگ پور میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے اس بے دینی کے خلاف مظاہرہ کیا جس کی اخباری خبر یہ ہے:

مظفر گڑھ (نامہ نگار) نواحی قصبہ رنگ پور میں کلمہ طیبہ میں تحریف کرنے والے ملعون ریاض گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جمعہ کے روز زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں اہل سنت دیوبندی' اہل حدیث' تحریک جعفریہ' انجمن تاجران رنگ پور' انجمن فدایان مصطفیٰ رنگ پور' انجمن طلباء اسلام رنگ پور' جمعیت علماء پاکستان رنگ پور' اور اہل حدیث یوتھ فورس کی کال پر لوگوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرہ میں نہ صرف ریاض گوہر شاہی کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ بلکہ اس کا پتلا بھی جلایا گیا۔ مقررین نے عوام کو تحریف کلمہ کے مجرم ریاض گوہر شاہی کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے فوری اور سخت اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاض گوہر شاہی اور اس کے پیروکار کافر' مرتد اور واجب القتل ہیں۔ مسلمان نہ تو انہیں مساجد میں داخل ہونے دیں۔ بلکہ ان کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔ اور انہیں مرنے کے بعد اپنے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسحاق کمیٹی اے کے علاوہ اس کے دس ساتھیوں کو جن کی درخواست میں نشان دہی کی جا چکی ہے فی الفور گرفتار کیا جائے۔ تنظیم پر سرکاری طور پر پورے ملک میں پابندی لگائی جائے۔ ریاض گوہر شاہی اور اس

کے پیروکاروں کے خلاف تحریف کلمہ کا مقدمہ درج کر کے انہیں سرعام پھانسی دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی جرات نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ رنگ پور میں اس کے دیگر پیروکاروں کو گرفتار نہ کیا گیا تو یہ ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے جاری رہیں گے۔ اس موقع پر علاقہ مجسٹریٹ جی ایم ریاض خان اور ان کے معاون چوہدری شفقت بشیر نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نے اسحق کھیڑا کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ مجرموں سے کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ ان کی اس یقین دہانی پر مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔

(۱۴ دسمبر ۱۹۹۸ء نوائے وقت ملتان)

حافظ محمد اقبال صاحب کی درخواست لیگل ایڈوائزر کو بھجوا دی گئی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں 295/A کیس کے اندراج کی سفارش کی۔ کیس درج ہوا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ اس کی نشان دہی پر لٹریچر' سٹیکر آڈیو' وڈیو کیسٹیں برآمد ہوئیں۔ رنگ پور کے مسلمانوں نے بھرپور دینی غیرت کا مظاہرہ کر کے کیس کے لئے شب و روز محنت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ نے ان کی قانونی معاونت کی۔ ڈیرہ غازی خان کی دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس پیش ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب نے اپنے رفقاء سمیت اس کیس کے لئے شب و روز ایک کر دیئے۔ ڈیرہ غازی خان کے معروف قانون دان وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب کی اس کیس کے لئے خدمات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے کوشش کی عدالت سے اجازت لے کر ملزم کو ملے۔ اس پر اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ اس کی رہنمائی کی اسے تبلیغ کر کے گوہر شاہی نظریات کا بطلان اس پر واضح کیا۔ لیکن ملزم اتنا جنونی تھا کہ وہ بدستور ان کفریہ نظریات پر ڈٹا رہا۔ مجبوراً کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ ڈیرہ غازی خان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج جناب ٹی اے فخری نے قابل فخر فیصلہ دیا۔ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف باقاعدہ یہ پہلا تاریخی فیصلہ ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ مکمل فیصلہ کا متن (ترجمہ) قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بعدالت جناب ٹی اے فخری جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان

ڈیرہ غازی خان ڈویژن / ڈیرہ غازی خان / انسداد دہشت گردی / ATSC مقدمہ نمبر 6/98

/ ایف آئی آر نمبر 128/98 / بجرم 295-A تعزیرات پاکستان / تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ۔

نام ملزم محمد اسحق ولد کرم خان ذات کھیڑا سکنہ بہرام پور تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ۔

منجانب سرکار مسٹر محمود اسحٰق شیخ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی۔

منجانب مدعی ایف آئی آر مسٹر ملک محمد حسین ایڈووکیٹ۔

منجانب ملزم مسٹر ناصر حسین چوہدری ایڈووکیٹ۔

تاریخ ابزگی 27/1/1999

تاریخ فیصلہ 17/3/1999

فیصلہ

بمطابق موقف استغاثہ مورخہ 2/12/1998 اہالیان رنگ پور نے بذریعہ حافظ محمد اقبال مدعی نے ایک درخواست ایس ایچ او تھانہ رنگ پور کو پیش کی۔ وہ درخواست برائے قانونی رائے ڈی ایس پی لیگل کو بھجوائی گئی۔ جس نے یہ رائے دی کہ جرم دفعہ 295الف کے زمرہ میں آتا ہے۔ تب یہ مقدمہ ایف آئی آر Ex.PB/1 کی صورت میں درج کیا گیا۔

ملزم جس کا نام محمد اسحٰق ہے کو اس مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔ جس کے خلاف الزام یہ ہے کہ یہ شخص ایسا تحریری مواد تقسیم کررہا تھا جو خوفناک حد تک غلط' توہین آمیز' بر خلاف مسلمانان تھا۔ اور اسلام کی نص کے بھی خلاف تھا اور اس قسم کا مواد ملزم سے برآمد (پکڑا گیا) ہوا۔ اور اسی طرح کا مواد اس کے قائم کردہ دفتر واقع رنگ پور سے برآمد ہوا۔ وہ جگہ جہاں سے ملزم مواد تقسیم کررہا تھا گورنمنٹ ہائی سکول رنگ پور اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ٹیوب ویل محمد شفیع ہیں۔ اس (ملزم) نے اس قسم کا لٹریچر' کتابچے' سٹیکر' ویڈیو کیسٹ' اور ریاض احمد گوہر شاہی کے فوٹو مختلف قسم کے بورڈ اور بینر زبرآمد کرائے۔

ملزم کو اس مقدمہ میں زیر دفعہ 295/A تعزیرات پاکستان چالان کیا گیا جو مورخہ 27/1/1999 کو اس عدالت میں پیش کیا گیا۔ ملزم کو زیر دفعہ (265ج) فوجداری نقول تقسیم کی گئیں۔ مورخہ 3/2/1999 کو ملزم پر فرد جرم عائد کی گئی جو زیر دفعہ 295الف تعزیرات پاکستان اور دفعہ "8" قانون انسداد دہشت گردی عائد ہوئی۔ جس کا ملزم نے انکار کیا تب مقدمہ کی سماعت ملتوی کردی گئی۔ شہادت استغاثہ کے لئے استغاثہ نے چھ گواہان پیش کئے۔ تائید استغاثہ میں پھر شہادت ختم کی گئی۔

مورخہ 15/3/1999 روزنامہ جرات کراچی مورخہ 24/2/99 اور روزنامہ نوائے وقت مورخہ 11/3/99 بھی وکیل استغاثہ کی جانب سے پیش کی گئیں۔

گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال ہے جو رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کا امام مسجد ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مورخہ 2/12/98 کو قریب دو اڑھائی بجے بعد دوپہر وہ محمد شفیع کے ٹیوب ویل پر موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ محمد اسحٰق ملزم پوسٹر EX.PA تقسیم کر رہا تھا۔ یہ پوسٹر جو ایک سٹیکر تھا اس پر کلمہ اس طرح چھپا ہوا تھا:

" لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی"

اور اگر لفظ گوہر شاہی اس میں سے حذف کر دیا جائے تو لفظ اللہ مکمل نہیں رہتا۔ جو کہ کفر ہے اور کلمہ طیبہ کی مخالفت بھی۔ گوہر شاہی کی تصویر چاند میں دکھائی گئی تھی۔ اس متذکرہ سٹیکر میں جو مخصوص نشان P.1 ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی اس تصویر میں سورج میں دکھائی دے رہا ہے۔ نشان P.2 ہے وہ ریاض احمد گوہر شاہی " حجر اسود " میں دکھایا گیا ہے۔ مزید اس نے ظاہر کیا اپنے آپ کو فضا (خلاء) میں متذکرہ سٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کا کلمہ:

" لاالہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی"

چاند میں نشان مخصوص P.5 سٹیکر پر دکھلایا گیا۔ ایک شعر جو اس سٹیکر کے اوپر سامنے تحریر ہے صاف ظاہر کر رہا ہے گوہر شاہی اب ظاہر ہوا ہے تمام پوشیدہ مقام میں سے۔ یہ شعر مخصوص نشان P.6 Ex. ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ اس (گواہ) نے احتجاج کیا اور ملزم محمد اسحٰق کو متذکرہ بالا سٹیکر تقسیم کرنے سے روکا لیکن ملزم نے اصرار کیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اس کا (ملزم) کا نبی ہے اور وہ (ملزم) اس کے لئے اپنی جان تک دینے کے لئے تیار ہے۔ اور کوئی شخص اس (ملزم) کو اس سٹیکر پر چھپا ہوا پیغام تقسیم کرنے سے نہیں روک سکتا۔ دوسرے لوگ بشمول ڈاکٹر غلام مشتاق نے بھی ملزم کو لٹریچر ' اسٹیکر ' تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک درخواست ExPB تحریر کی گئی۔ جو لوگوں کے مطالبے پر (اہالیان رنگ پور) ایس ایچ او تھانہ رنگ پور کو پیش کی گئی۔ پھر 6/12/98 کو ایس ایچ او نے مدعی کو بشمول خواجہ مشتاق ' چوہدری الطاف ' ملک فرید ' حاجی محمد یار اور عاشق وغیرہ کو بلایا اور ملزم نے آگے آگے چل کر جو کہ ملزم ہتھکڑی میں تھا۔ اس (ملزم) نے اپنے دفتر واقع رنگ پور کا دروازہ کھولا ' لائیٹ جلائی اور مندرجہ ذیل کتابیں اور لٹریچر بر آمد کرایا۔

کتاب	نشان صفحہ	تعداد
روشناس	7	5

مینارہ نور	8	15
روحانی سفر	9	9
تریاق قلب	18	10
یادگار لمحات	11	2
نور ہدایت	12	1
تصویر حضرت عیسیٰؑ	16	

سٹیکر پی 14 تعداد 8' ویڈیو کیسٹ پی 15 تعداد 8'50 ہینڈبل پی 17 تعداد 50'40 فوٹو ریاض احمد گوہر شاہی پی 18 تعداد 40' تین ہیئر زاور آٹھ مختلف تصاویر برآمد ہوئیں۔

تمام مندرجہ بالا چیزیں پولیس نے بذریعہ فرد مقبوضگی Ex P-C اس کی (مدعی) اور دیگر گواہان کی موجودگی میں قبضہ میں لیں اور انہوں نے فرد پر دستخط کیے۔ اگلا گواہ ملازم حسین جو بطور گواہ نمبر 2 کی حیثیت سے پیش ہوا۔ اس نے (گواہ نمبر 2) نے بیان کیا کہ وقوعہ کے روز ملزم محمد شفیع کے ٹیوب ویل کے نزدیک سٹیکر تقسیم کررہا تھا۔ جو سخت قابل اعتراض تھے۔ کلمہ ان پر اس طرح چھپا ہوا تھا" لااله الا الله ریاض احمد گوہر شاہی "وہ (گواہ) ان کو پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس لٹریچر سے بحیثیت مسلمان ہونے کے اس (گواہ) کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ استغاثہ نمبر 3 محسن مشتاق ہے۔ اس گواہ نے بھی استغاثہ کے موقف کی مکمل تائید کی۔ گواہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملزم محمد اسحٰق سٹیکر تقسیم کررہا تھا۔ جس پر" لااله الا الله ریاض احمد گوہر شاہی "چھپا ہوا تھا اور الفاظ محمد الرسول اللہ تحریر نہیں تھے۔ گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد نے کہا وہ چوک رنگ پور کے نزدیک محمد اسحٰق کے دفتر کے نزدیک موجود تھا کہ پولیس ملزم کو لے کر آئی وہ اس وقت ہتھکڑی میں تھا اس (ملزم) نے دروازہ کھولا' لائیٹ جلائی لکڑی کی الماری جنوبی طرف کمرہ میں تھی کھولی اس میں کتب روحانی سفر P.9 روشناس P.7 تحفۃ المجالس' تریاق قلب P.18 اور اسی طرح دوسری کتابیں پولیس کو پیش کیں۔ اس نے (ملزم) نے سٹیکر جس پر " لااله الا الله ریاض احمد گوہر شاہی "چھپا ہوا تھا 8/9 ویڈیو کیسٹ بھی تھیں۔ فوٹو گراف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی اور پمفلٹ بھی پولیس کو پیش کیے۔ ایس ایچ او نے تمام چیزوں کی فہرست بنائی اور فرد مقبوضگی پر دستخط میں نے کیے۔ عبدالرحیم حوالدار محرر نمبر 280 گواہ استغاثہ نمبر 280

کی حیثیت سے پیش ہوا اور اس نے FIR جو ڈی ایس پی قانونی کی بھیجی گئی درج کی۔ فتح محمد خان سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر6 پیش ہوا۔ جس نے مقدمہ کی تفتیش کی جب مورخہ 2/12/1998 کو بطور ایس ایچ او رنگ پور تعینات تھا۔ متذکرہ تاریخ کو حافظ محمد اقبال گواہ استغاثہ نمبر1 نے درخواست (شکایت) Ex.PB اور اسٹیکر Ex.PA اس ایس ایچ او (مجھے) پیش کی۔ اس کے بعد ایس ایچ او نے روزنامچہ واقعاتی میں رپٹ درج کی۔ ڈی ایس پی قانونی کی رائے حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کی۔ مورخہ 4/12/1998 کو ڈی ایس پی قانونی کی رائے موصول ہوئی۔ جو ایف آئی آر کی بنیاد ہے۔ Ex.PB درج ہوئی۔ اللہ دتہ سب انسپکٹر ایڈیشنل ایس ایچ او تھانہ رنگ پور نے تین کیس گواہان کے بیانات تحریر کئے۔ جن کے نام حافظ محمد اقبال گواہ نمبر1 ملازم حسین اور محسن مشتاق۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے (گواہ) متذکرہ بالا سب انسپکٹر کی تحریر کو بھی شناخت کرتا ہے۔ جو اس نے تحریر کی اور دستخط کئے۔

گواہ نے مزید کہا کہ مورخہ 6/12/98 کو اس نے تفتیش کا آغاز کیا' جائے وقوعہ پر جاکر ملاحظہ موقع کیا' نقشہ موقع Ex.PD تیار کیا۔ اس نے نقشہ جائے برآمدگی بھی تیار کیا۔ گواہان کے بیانات قلمبند کئے۔ بعد ازاں تکمیل تفتیش ملزمان کو حوالات جوڈیشنل بھیجا گیا۔

فاضل وکیل صفائی نے تمام گواہان استغاثہ پر طویل جرح کی اور موقف اختیار کیا کہ ملزم سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا اور لٹریچر جس کی برآمدگی ملزم سے دکھلائی گئی ہے جعلی ہے اور ملزم کو محض گواہان نے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا گیا ہے۔ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی خیالات کے ہیں۔ ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند ہوا۔ جس میں اس نے تمام الزامات سے انکار کرتے ہوئے غلط مقدمہ میں ملوث کیا جانا بیان کیا اور اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر کیا۔ ملزم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کئے۔ جن میں سے گواہ نمبر1 محمد عظیم نے بیان کیا کہ مورخہ 4/12/98 کو ملزم محمد اسحٰق اپنے کھیت کو پانی لگا تارہا۔ اس کا بھائی احسان احمد (گواہ) اس کے پاس آیا اور کہا کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔ وہ (ملزم) پولیس کے پاس گیا تو پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ گواہ نے کہا کہ وہ اس (ملزم) کے پیچھے تھانہ پر گیا اور ایس ایچ او فتح محمد نامی سے التجا کی کہ ملزم بے گناہ ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ ایس ایچ او نے اسے ہدایت کی کہ مدعی مقدمہ کو قائل کرلے۔ اس نے (گواہ) نے ایس ایچ او سے کہا کہ معاملہ کو قرآن پر طے کریں۔ ایس ایچ او نے اس (گواہ) سے کہا کہ بیس ہزار روپے رشوت دے تب وہ

ملزم کو رہا کریگا۔ اس نے مزید کہا کہ ملزم اس کا چچازاد بھائی ہے۔ اور وہ بے گناہ ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ گواہ صفائی نمبر 2 محمد امین نے بیان کیا کہ تین چار ماہ قبل تقریباً پانچ بجے شام وہ ہوٹل پر موجود تھا۔ اس کا ہوٹل (چائے کا) شفیع والا ٹیوب ویل کے ساتھ ہے۔ جو رنگ پور سے تین چار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے کوئی وقوعہ نہیں دیکھا۔ جیسا کہ وہاں بجلی نہیں ہے گواہ نے دوپہر ہی کو اپنا چائے خانہ بند کر دیا تھا۔ ملزم خود بر حلف زیر دفعہ 340(2) ضابطہ فوجداری گواہ کے کٹہرے میں پیش ہوا۔ وکیل صفائی نے ملزم کی جانب سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی آفیسر کی جانب سے تیار شدہ نقشہ غلط ہے۔ کیونکہ اس نقشہ میں ٹیوب ویل شفیع والا ظاہر نہیں کیا گیا۔ ملزم کو مدعی اور گواہان نے محض فرقہ وارانہ اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا ہے۔ کیونکہ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملزم نے کوئی سٹیکر تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی اس نے گوہر شاہی کے نظریات کا پرچار کیا۔ کوئی آزاد گواہ استغاثہ نے پیش نہیں کیا۔ تفتیشی آفیسر نے دفعہ 103 ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جائے برآمدگی کا کوئی گواہ نہیں رکھا۔ جہاں سے لٹریچر اور دوسری چیزیں ملزم کے قبضہ سے اس کے دفتر سے قبضہ میں لیں۔ انہوں نے (وکیل صفائی) نے کہا کہ استغاثہ اپنا کیس ثابت کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اور ملزم بے گناہ ہے۔ آخر میں گواہ صفائی نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ گواہان صفائی نمبر 1، نمبر 2 نے ملزم کے موقف کی تائید کی ہے۔ فاضل وکیل نے صفائی میں کچھ دستاویزات بھی پیش کئے۔ ان میں سے ایک جریدہ "امت کراچی" ایک نقل فوٹو کاپی مراسلہ مورخہ 11/3/1997 انچارج شعبہ نشر واشاعت جاری شدہ انجمن سرفروشان اسلام ضلع مظفر گڑھ، رقم کی وصولی مورخہ 26/8/98 اور 4/9/98 نشان DB`DB/1`DB/2`DB/3`DB/4` جو پراسیکیوٹر کے اعتراض داخل کئے گئے اسی پر ہی شہادت صفائی کا اختتام ہوا۔

اس کے برعکس فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی جن کی معاونت ملک محمد حسین ایڈووکیٹ کو نسل مدعی نے کی۔ بحث کرتے ہوئے کہا سٹیکر ExPA سے صاف ظاہر ہے کہ نیت گوہر شاہی کی۔ اس نے اپنا نام اس سٹیکر پر لا الہ الا اللہ سے آگے ریاض احمد گوہر شاہی چھپوالیا۔ جس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا نبی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ متذکرہ سٹیکر صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی جرات

نہیں کی جس کو پوری دنیائے اسلام نے کافر قرار دیا ہے۔ انہوں نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو متذکرہ سٹیکر میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مزید بحث کی کہ مذکورہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اس سٹیکر کے ذریعہ اپنے آپ کو چاند' سورج اور اس قسم کی چیزوں میں ظاہر کیا۔ مزید کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ چاند اور سورج میں کس طرح پہنچ گیا ہے اور پھر حجر اسود میں۔ جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ﷺ بھی معراج النبی کے موقع پر براق پر تشریف لے گئے۔ اس طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ سے بھی برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (نعوذباللہ)۔ انہوں نے تمام کتب اور لٹریچر جو محمد اسحٰق ملزم کے دفتر سے برآمد ہوا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا' جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے قابل اعتراض' توہین آمیز اور غلط مواد ہے اور اسلام کی صریح نص کے بھی خلاف ہے۔ شہادت جو صفائی میں پیش کی گئی وہ موقف دفاع کی کوئی مدد نہیں کرتی۔ ایک گواہ صفائی ملزم کا چچازاد اور بہنوئی ہے۔ جبکہ گواہ صفائی نمبر2 کا جہاں تک تعلق ہے اس نے کوئی چیز ملزم کے دفاع میں پیش نہیں کی۔ عدالت نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور ریکارڈ کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ بالخصوص لٹریچر' وڈیو کیسٹ' سمعی کیسٹ' سٹیکر وغیرہ جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئے اس کے دفتر سے جو اس نے گوہر شاہی کے غیر اسلامی توہین آمیز اور غلط نظریات اور افکار کو پھیلانے کے لئے کھولا ہوا ہے۔ وہ اہم ترین گواہان مقدمہ جو اس کیس کی گہرائی تک گئے ہیں۔ گواہ استغاثہ نمبر1 حافظ محمد اقبال گواہ استغاثہ نمبر2 ملازم حسین اور محسن مشتاق گواہ استغاثہ نمبر3 جو کہ چشم دید گواہان ہیں۔ علاوہ ازیں گواہ استغاثہ نمبر4 خواجہ مشتاق احمد جو اس قابل اعتراض اور خلاف اسلام لٹریچر' وڈیو کیسٹ' اور آڈیو کیسٹ اور سٹیکرز وغیرہ کی برآمدگی کا گواہ ہے۔ تمام مندرجہ بالا گواہان نے استغاثہ کے موقف کو ہر پہلو سے مطابق قانونی تقویت دی ہے۔ ان کی شہادت ایک دوسرے کی بھی تائید کرتی ہے۔ اور یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ثابت ہے کہ ملزم نے جرائم زیر دفعہ 8 قانون دہشت گردی اور زیر دفعہ 295 الف کا ارتکاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں ملزم کی جانب سے پیش کردہ صفائی ملزم کے موقف کی کوئی امداد نہیں کرسکتی۔ گواہ صفائی نمبر1 ملزم کا چچازاد بھائی اور بہنوئی ہے اور ایک ہی گھر میں ملزم کے ساتھ رہائش رکھتا ہے۔ وہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ موقف اور ثبوت کی تردید میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جبکہ صفائی کا گواہ نمبر2 نے ایک لفظ بھی ملزم کے حق میں نہیں کہا۔ ملزم نے زیر دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی کا ارتکاب جرم کیا جو خلاف اسلام غلط اور توہین آمیز ہے۔ اور اس قسم کا مواد شہادت استغاثہ

میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ کہ ملزم اس قسم کے عقائد کو پھیلانے کے لئے دفتر چلا رہا تھا۔ مزید براں ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں کہا کہ وہ (ملزم) ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ سٹیکر ExPA غیر اسلامی' جذبات کو مجروح کرنے والا اور اسلام کی نظر میں قابل اعتراض ہے۔ پس محمد اسحٰق کو ارتکاب جرم دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی میں سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہو گی۔ ملزم کو ارتکاب جرم زیر دفعہ 295 الف تعزیرات پاکستان دس سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہو گی۔ ملزم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میعاد اپیل 7 یوم ہے۔ مال مقدمہ بعد گذرنے میعاد اپیل و نگرانی ضبط سمجھی جائے گی۔ ہر دو سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔ دفعہ 382 ب ضابطہ فوجداری کی رعایت ملزم کو دی جاتی ہے۔ نقل فیصلہ ملزم کے حوالہ کیا گیا اور فیصلہ بغیر کسی اجرت کے کھلی عدالت میں سنایا گیا۔

ٹی اے فخری

جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

(ملزم سے برآمد ہونیوالا وہ سٹیکر جس میں لفظ اللہ کے اندر حضورؐ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہوا ہے)

بسلسلہ قادیانی شبہات کے جوابات

مرزائی اخلاق

ادارہ

سوال نمبر ۶۳ :۔ آپ لوگ سخت بیانی سے کیوں کام لیتے ہیں؟۔

جواب :۔ چور ہمیشہ زبان نرم اور آہستہ قدم سے کام لیتا ہے اور جس کے گھر پر ڈاکہ پڑے وہ چیختا چلاتا ہے۔ مرزائیوں کی مثال چوروں کی ہے۔ جو ایمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور ہماری مثال اس شخص کی ہے کہ جس کے گھر پر ڈاکہ پڑے آپ مسلمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں' قرآن وحدیث پر ظلم کرتے ہیں۔ اس لئے ہم سے بعض اوقات سخت بیانی ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر ۶۴ :۔ قادیانی لوگ نرم زبان والے ہیں۔ قادیانی اخلاق کے آپ بھی قائل ہو گئے ؟۔

جواب :۔ صرف ہم نہیں بلکہ مرزا قادیانی بھی آپ کی جماعت کے اخلاق کا قائل تھا۔ لیجئے یہ کتاب ہے نام ہے شہادۃ القرآن۔ مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کے ملحقہ اشتہار میں 'آپ کی جماعت کے اولین جو آپ کے عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی کے صحابہ تھے ان کے متعلق مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں۔ اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور دلی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں' اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کرتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی

بحثیں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو میں اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۹۹'۱۰۰' روحانی خزائن ص ۳۹۶'۳۹۵ ج ۶)

اسی طرح مرزا آنجہانی نے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۷' روحانی خزائن ص ۱۱۴ ج ۲۱' پر اپنے مریدوں کے بارہ میں لکھا ہے:

"ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں' اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔"

تو جناب! مرزا قادیانی کے زمانہ کے قادیانی لوگوں کی یہ حالت تھی اور جو قادیانی لوگ مرزا قادیانی کے بعد پیدا ہوئے ہیں ان کے متعلق مرزا قادیانی کا یہ فرمان ہے جو تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ ص ۱۵۹' روحانی خزائن ص ۴۸۳ ج ۱۵' پر شیخ ابن عربی کی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے مسیح موعود کی یہ خاص علامت ذکر فرماتے ہیں کہ:

"اس کے بعد یعنی اس (مسیح موعود) کے مرنے کے بعد نوع انسانی میں علت عقم (بانجھ پن) سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام' پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔"

ظاہر ہے کہ ہمارے نزدیک تو مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں لہذا ہمارے نزدیک تو اس پیش گوئی کا ابھی وقت نہیں آیا لیکن آپ لوگ مرزا قادیانی کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو یہ مسیح موعود کی خاصیت بھی تسلیم کرنا ہوگی۔ گویا آپ کے نزدیک مرزا کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے بعد جتنے مرزائی پیدا ہوئے وہ سب حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہ ہیں اگر مرزا قادیانی آپ کے نزدیک راست باز تھا تو پھر اس

کا فتویٰ بھی تسلیم کریں۔

فرمایئے! مزاج کیسے ہیں ؟ وہ تو مرزا قادیانی کا قادیانیوں کے بارہ میں فتویٰ تھا اب وہ جو اپنے متعلق ارشاد فرماتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو :۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ کے حصہ پنجم صفحہ ۹۷ ' روحانی خزائن صفحہ ۱۲۷ جلد ۲۱ ' پر لکھا کہ :۔

"کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار"

اس میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں آدم زاد نہیں ہوں۔ یعنی "بندے دا پتر" ہی نہیں۔

نتیجہ

مرزا قادیانی کے زمانہ کے قادیانی درندوں سے بدتر 'بد تہذیب ' مرزا کے بعد کے قادیانی وحشی حیوان 'اور مرزا خود انسان کا بیٹا نہیں یہ ہے مرزائی اخلاق ؟

بقیہ ۲۴

تو انہوں نے میری مدد کی اور میری اولاد ان ہی سے ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ کے مناقب میں بہت حدیثیں مروی ہیں۔ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے :

"عالم میں افضل ترین عورت مریم اور خدیجہؓ ہیں۔"

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ خدیجہؓ آئیں تو فرمایا :"

ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت سنا دیجئے جو موتی کا ہو گا اور جس میں شور و غل اور محنت مشقت نہ ہو گی۔"

العرف الوردی فی اخبار المہدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین مدظلہ

واخرج (ك) أيضا عن على قال: اذا خرجت الرايات السود من السفياني التي فيها شعيب ابن صالح تمنى الناس المهدي فيطلبونه فيخرج من مكة ومعه راية رسول الله ﷺ فيصلي ركعتين بعد أن ييأس الناس من خروجه لما طال عليهم من البلايا فاذا فرغ من صلاته انصرف، فقال: يا أيها الناس ألح البلاء بأمة محمد وبأهل بيته خاصة فهو باغ بغى علينا ۔

واخرج (ك) أيضا عن كعب قال قتادة: المهدي خير الناس أهل نصرته وبيعته من أهل كوفان واليمن وأبدال الشام مقدمته جبريل وساقته ميكائيل محبوب في الخلائق يطفىء الله به الفتنة العمياء وتأمن الارض حتى ان المرأة لتحج في خمس نسوة مامعهن رجل لاتتقى شيئا الا الله تعطى الارض زكاتها والسماء بركتها ۔

ترجمہ:۔ نعیم بن حمادؒ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سفیانی کے سیاہ جھنڈوں والے وہ لشکر نکلیں گے جن میں شعیب بن صالح شامل ہوگا تو لوگ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تمنا کریں گے اور انہیں ڈھونڈیں گے۔ پس آپ مکہ سے اس حالت میں ظاہر ہوں گے کہ آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا پرچم ہوگا۔ اور آپ (مہدی) دو رکعت نماز پڑھائیں گے۔ جبکہ اس سے قبل ایک طویل عرصہ اپنے اوپر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے کی وجہ سے لوگ آپ کے ظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے نماز سے فارغ ہوکر جب مقتدیوں کی طرف آپ رخ کرکے بیٹھیں گے تو فرمائیں گے۔ اے لوگو! امت محمدیہ پر بالخصوص اہل بیت پر لگاتار مصائب ٹوٹ رہے ہیں اور وہ (سفیانی) باغی ہے جس نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

حضرت کعبؓ، حضرت قتادہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان (اپنے وقت کے) تمام لوگوں میں بہتر شخصیت ہوں گے ان کی نصرت وبیعت کرنے والے کوفی، یمنی، اور شام کے ابدال ہوں گے۔ ان (کے لشکر) کے آگے حضرت جرائیل اور پیچھے حضرت میکائیل علیہما السلام ہوں گے وہ (حضرت مہدی علیہ الرضوان) مخلوق میں محبوب ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ تاریک فتنہ کو بجھادیں گے اور تمام سرزمین امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک عورت پانچ دوسری عورتوں کے ہمراہ کسی نگران مرد کے بغیر سفر

حج پر روانہ ہوگی اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ زمین اپنی پیداوار لے گی اور آسمان اپنی برکت نازل کرے گا۔ (مناسب موقع فراوانی سے بارش کا نزول ہوگا)

واخرج (ك) أيضا عن مطر أنه ذكر عنده عمر بن عبد العزيز فقال : بلغنا ان المهدى يصنع شيئا لم يصنعه عمر بن عبد العزيز قلنا : ماهو ؟ قال : يأتيه [رجل] فيساله فيقول ادخل بيت المال فخذ فيدخل ويخرج ويرى الناس شباعا فيندم فيرجع اليه فيقول خذ ما أعطيتنى فيأبى ويقول انا نعطى ولا نأخذ •

وأخرج (ك) أيضا عن كعب قال : انى أجد المهدى مكتوبا فى أسفار الأنبياء مافى عمله ظلم ولا عيب •

ترجمہ :۔ نعیم بن حمادؒ نے حضرت مطرؒ کے متعلق نقل کیا ہے کہ ان کے پاس حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا تذکرہ ہوا۔ پس فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان (اپنے زمانہ خلافت میں) وہ کام کریں گے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے نہیں کیا۔ ہم نے دریافت کیا وہ کیا کام ہے۔ فرمایا ان کے پاس ایک شخص سائل بن کر جائے گا۔ وہ فرمائیں گے بیت المال میں داخل ہوجاؤ اور ضرورت کا سامان لے لو۔ پس وہ جائے گا اور ضرورت کا سامان لے کر باہر آئے گا تمام لوگوں کو شکم سیر دیکھے گا تو شرمسار ہوکر آپ کے پاس واپس آئے گا اور کہے گا کہ جو آپ نے دیا' واپس لے لیجئے۔ آپ یہ کہتے ہوئے انکار فرمادیں گے کہ ہم دیتے ہیں واپس نہیں لیتے۔ حضرت کعب ؓ سے روایت ہے کہ میں انبیاء علیہ السلام کے صحائف وکتب میں حضرت مہدی کا یہ وصف لکھا ہوا پاتا ہوں کہ آپ کے عمل میں ظلم کی آمیزش ہوگی' نہ عیب کی۔

وأخرج (ك) أيضاً من طريق ضمرة عن محمد بن سيرين أنه ذكر فتنة تكون فقال : اذا كان ذلك فاجلسوا فى بيوتكم حتى تسمعوا على الناس بخير من أبى بكر . وعمر قيل أفيأتى (١) خير من أبى بكر وعمر ؟ قال قد كان يفضل على بعض قلت : فى هذا مافيه ، وقد قال ابن أبى شيبة فى المصنف فى باب المهدى : حدثنا أبو أسامة عن عوف عن محمد۔ هو ابن سيرين۔ قال: يكون فى هذه الامة خليفة لايفضل عليه أبو بكر ولا عمر (قلت) هذا اسناد صحيح وهذا اللفظ أخف من اللفظ الاول، والاوجه عندى تأويل اللفظين على ماأول عليه حديث بل أجر خمسين منكم لشدة الفتن فى زمان المهدى وتمالؤ الروم بأسرها عليه ومحاصرة الدجال له وليس المراد بهذا التفضيل الراجع إلى زيادة الثواب والرفعة عند الله فالأحاديث الصحيحة والاجماع على أن أبا بكر • وعمر أفضل الخلق بعد النبيين والمرسلين •

ترجمہ :۔ نعیم بن حمادؒ نے حضرت ضمرہؒ کے طریق سے جناب محمد بن سیرین ؒ کے متعلق نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نے مستقبل میں پیش آنے والے فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا جب ایسا ہو تو اپنے گھروں میں اس وقت

تک گوشہ نشین ہو کر بیٹھے رہنا جب تک تم لوگوں پر حضرت ابوبکر و عمرؓ سے بہتر شخص کے امیر بننے کی خبر نہ سن لو۔ آپ سے سوال کیا گیا' کیا حضرات ابوبکر و عمرؓ سے بہتر بھی کوئی شخص آئے گا؟ آپ نے جواب دیا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص بعض سے فضیلت میں بڑھ جائے۔ میں (مراد حضرت علامہ جلال الدین سیوطی ؒ ہیں) کہتا ہوں کہ اس روایت میں ضعف اور سقم ہے۔

ابن ابی شیبہؒ نے "المصنف" کے باب المہدی میں اپنی سند کے ساتھ امام محمد بن سیرینؒ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ اس امت (کے آخر) میں ایک خلیفہ ہوں گے جن پر حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو فضیلت نہیں دی جاتی۔ میں (مراد حضرت علامہ جلال الدین سیوطی ؒ ہیں) کہتا ہوں کہ یہ روایت صحیح الاسناد ہے اور اس روایت کے الفاظ (لا یفضل علیہ ابوبکر ولا عمر) پہلی روایت کے الفاظ (بخیر من ابی بکر و عمر) سے بہت ہلکے ہیں میرے نزدیک زیادہ راجح اور قوی مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کی اسی طرح تاویل کرنا ہے۔ جس طرح بل اجر خمسین منکم والی حدیث کی کیونکہ حضرت مہدی علیہ الرضوان زمانہ میں فتنوں کی شدت ہوگی اور رومی تمام کے تمام آپ کے خلاف متفق ہو جائیں گے اور دجال کا محاصرہ ہوگا۔ مذکورہ بالا روایتوں میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کو حاصل ہونے والی فضیلت کا مرجع ثواب کی زیادتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں رفیع و عظیم ہونا نہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اور اجماع اس پر دلیل ہیں کہ حضرات ابوبکر و عمرؓ انبیاء اور رسولوں کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

وأخرج (ك) نعيم بن حماد عن أبي سعيد الخدرى عن النبى ﷺ قال: يأوى إلى المهدى أمته كما تأوى النحل الى يعسوبها يملأ الأرض عدلا كما ملئت جوراً حتى يكون الناس على مثل أمرهم الأول لا يوقظ نائما ولا يهريق دما ۔

مرجع خلائق

ترجمہ :۔ نعیم بن حمادؒ حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی طرف امت محمدیہ ایسے پناہ لے گی جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سربراہ کی طرف پناہ لیتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھردیں گے جیسے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی یہاں تک کہ لوگ اپنی پہلے جیسی (دینی وانتظامی) حالت پر عود کر آئیں گے۔ وہ (حضرت مہدی علیہ الرضوان) نہ سوئے ہوئے کو جگائیں گے اور نہ کسی کا (ناحق) خون بہائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قادیانی' یہودی بھائی بھائی!!!

محمد حفیظ اللہ

(۱)............"پہلی صفت یہود کی یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار بدیں الفاظ میں کیا۔

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔" (دیکھو ضمیمہ انجام ص ۷)

(۲)............"دوسری صفت یہود کی یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی گالیاں دیں اور لکھا کہ :

"مسیح کی تین دادیاں نانیاں زناکار تھیں۔" (العیاذ باللہ)

شیطان کے پیچھے جانے والا شرابی حرام کی کمائی کا عطر ملوانے والا کنجریوں سے میل جول رکھنے والا۔" (دیکھو انجام آتھم ص ۷'۹ تک)

یہاں اختصار کی غرض سے تمام عبارت نقل نہیں کرتے۔

(۳)............"تیسری صفت یہود کی یہ تھی کہ مسیح کی وفات کے قائل تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون بھی وفات مسیح کا قائل تھا اور اس کے مرید بھی وفات مسیح کے قائل ہیں۔"

(۴)............چوتھی صفت یہود کی یہ تھی کہ کہتے تھے کہ ہم نے مسیح کو صلیب دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اپنی کتابوں ازالہ اوہام اور حقیقت وغیرہ میں لکھتا ہے :

" کہ مسیح صلیب پر لٹکایا گیا۔ "

(۵)............پانچویں صفت یہود کی یہ تھی کہ تورات کی تحریف کر کے اپنے مطلب اور ہوائے نفس کے معنے کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مرید بھی بے محل آیات پیش کر کے ہوائے نفس کی تفسیر کر کے تفسیر بالرائے کرتے ہیں۔

حضرت ابولبابہؓ کی توبہ

انتخاب: محمد حفیظ اللہ

سیدنا حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر قبیلہ اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھے۔ جن کا قیام قباء میں تھا۔ ان کا تعلق صحابہ کرامؓ کی اس مقدس جماعت سے تھا جو تاریخ اسلام میں ''اہل عقبہ'' کہلاتی ہے۔ یہ حضور ﷺ کے دربار میں بڑے باوقار بلکہ دربار نبوت کے خاص رازدار تھے۔ غزوہ بدر کے موقعہ پر انہیں حضور ﷺ نے مدینہ میں اپنی نیابت کے شرف سے مشرف فرمایا۔ اور انہیں اسلام کے تمام غزوات میں حضور ﷺ کی ہمرکابی کا شرف بھی حاصل ہے۔ غزوہ بنو قریظہ جو ۵ھ میں غزوہ احزاب کے معابعد پیش آیا عجیب واقعہ ہوا۔ جو تاریخ میں حضرت ابولبابہ کی غیر معمولی شہرت کا باعث بن گیا۔ جب حضور ﷺ نے بدترین دشمن اسلام بنو قریظہ کا محاصرہ فرمایا۔ یہودیوں کو اپنے استحکامات پر بڑا غرور تھا۔ لیکن پچیس دن کے محاصرہ کے بعد ان کی ہمتیں پست ہوگئیں اور انہوں نے سرور دو عالم ﷺ سے التجا کی کہ حضرت ابولبابہؓ کو ہمارے پاس آنے کی اجازت دیجئے تاکہ ہم ان سے مشورہ کر سکیں۔ حضرت ابولبابہؓ کو خاص طور پر بلانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور بنو قریظہ اور اوس کے درمیان قدیم سے گہرے مراسم اور حلیفانہ تعلقات تھے۔ سرور دو عالم ﷺ نے بنو قریظہ کی درخواست قبول فرمائی اور حضرت ابولبابہؓ کو ان کے پاس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت ابولبابہؓ قلعہ کے اندر تشریف لے گئے تو یہودیوں نے ان کی بے حد عزت و تکریم کی اثنائے مشورہ میں یہودیوں نے ان سے پوچھا کہ ہم ہتھیار ڈال کر قلعہ سے باہر نکلیں یا نہیں۔ حضرت ابولبابہؓ نے یہودیوں کو ہتھیار ڈالنے کا مشورہ دیا۔ لیکن ساتھ ہی اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب ان کو یہ بتانا تھا کہ تم لوگ غداری کی پاداش میں قتل کئے جاؤ گے۔ یہ اشارہ تو کر دیا مگر معاً احساس ہوا کہ میں نے مسلمانوں کا ایک جنگی راز فاش کر کے اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ خود حضرت ابولبابہؓ فرماتے ہیں کہ میرے ضمیر نے مجھے ملامت کی کہ میں نے ایک عظیم گناہ کر لیا ہے۔ بے اختیار 'انا للہ وانا الیہ راجعون' پڑھنے لگے۔ آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا جس نے ڈاڑھی کو

ترک کردیا۔ قلعہ سے باہر نکلے تو سرور دو عالم ﷺ کو منہ دکھانے کی ہمت نہ پڑی۔ سیدھے مسجد نبوی پہنچے اور ایک موٹی زنجیر لے کر اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا۔ دن رات بارگاہ الٰہی میں گڑگڑاتے تھے کہ اے غفور الرحیم میری خطا بخش دے۔ کھانا پینا بالکل ترک ہو گیا صرف نماز اور حوائج ضروریہ کے لئے زنجیر کھول لیتے اور فارغ ہونے کے بعد اپنے آپ کو اپنی لڑکی سے بندھوا لیتے۔ سرور دو عالم ﷺ کو ان کا حال معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا! اب تو جو ہوا سو ہو گیا۔ اگر ابو لبابہؓ پہلے ہی میرے پاس آجاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا۔ حضرت ابو لبابہؓ کو اپنے آپ پر وارد کی ہوئی سزا بھگتتے کئی روز گزر گئے۔ اسی دوران روتے روتے ان کی آنکھیں سوج گئیں۔ نظر کمزور ہو گئی اور کان بہرے ہو گئے۔ کبھی کبھی ان کی لڑکی ایک خرما ان کے منہ میں ڈال دیتی اور پانی کے دو گھونٹ پلا دیتی۔ اس کے سوا ان کی اور کوئی خوراک نہیں تھی۔ ایک دن ضعف اور ناتوانی کے عالم میں بیہوش ہو کر گر گئے۔ اسی وقت رحمت الٰہی کو جوش آیا اور مہبط وحی ورسالت پر طلوع فجر سے پیشتر آیات توبہ کا نزول ہوا:

” یا ایها الذین آمنوا لا تخونوا اللّٰه والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون ۰ واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنه وان اللّٰه عنده اجر عظیم ۰ “

﴿ترجمہ: یعنی اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ میں اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ حالانکہ تم کو اس کا علم ہے اور اچھی طرح جان لو بیشک تمہارا مال اور اولاد فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔﴾

” یا ایها الذین آمنوا ان تتقو اللّٰه یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفرلکم واللّٰه ذوالفضل العظیم ۰ “

﴿ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تم کو ممتاز کر دے گا۔ اور تمہاری برائیاں دور کر دے گا۔ اور تمہاری مغفرت کر دے گا۔ اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔﴾

حضور ﷺ اس وقت ام المومنین ام سلمہؓ کے حجرے میں تھے۔ نزول وحی پر آپ متبسم ہو گئے اور روئے انور پر بشاشت پھیل گئی۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنسائے کیا معاملہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابو لبابہؓ کی توبہ قبول ہو گئی۔

حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی فداک ابی وامی اگر اجازت ہو تو یہ مژدہ ابو لبابہ کو سنادوں۔ حضور

نے فرمایاہاں اگر تم چاہو۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ نے اپنے حجرے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر بہ آواز بلند فرمایا! اے ابو لبابہؓ تمہیں یہ بشارت مبارک ہو تمہاری توبہ قبول ہو گئی۔ پس اس آواز کا سننا تھا کہ لوگ جوق در جوق حضرت ابو لبابہؓ کو مبارک باد دینے کے لئے آگئے ادھر حضرت ابو لبابہؓ کو بھی ہوش آگیا۔ لوگ انہیں کھولنے لگے تو سختی سے منع کر دیا اور کہا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ مجھ خطاکار کو خود نہ کھولیں گے میں اس ستون سے بندھا رہوں گا۔ رحمت دو عالم ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لائے تو اپنے دست مبارک سے حضرت ابو لبابہؓ کو کھولا۔ وہ فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضور ﷺ کے پائے اقدس سے لپٹ کر عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ میں اپنا سب گھربار راہ حق میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ مجھے ہمیشہ کے لئے اپنے قدموں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا صرف ایک تہائی حصہ صدقہ کرو۔

چنانچہ یہی وجہ ہے۔اس تاریخی ستون کو "ستون توبہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور ہزاروں مسلمان ہر وقت اس ستون کے پاس اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کرتے رہتے ہیں۔

نوجوانوں کے عقائد کی حفاظت علماء کا فرض ہے

نوکوٹ: (مولانا فقیر اللہ اختر) مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹا کر ملک کو افراتفری سے بچایا جا سکتا ہے۔ جب تک مرتد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ نہیں ہوتی فتنہ قادیانیت کو روکنا ناممکن ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے شکر گڑھ میں ایک تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان متحد ہو کر قادیانیت کا تعاقب کریں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جس منظم طریقے سے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ کار وسیع کر رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کو خصوصاً تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ علماء کرام کو محراب و منبر کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس جانب بھرپور توجہ دینی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کو بھی قانونی طور پر قادیانیت کے تدارک کے لئے علماء کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ تاکہ دونوں کل قیامت کے روز دربار نبوت میں سرخرو ہو سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نوجوان نسل کے عقائد کی حفاظت علماء کرام کا فرض ہے۔ بصورت دیگر علماء کو اس کا حساب دینا پڑے گا۔ آخر میں انہوں نے دفتر مرکزیہ ملتان پر چھاپہ مارنے والے پولیس افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

دہشت گردی کی آڑ میں دینی اداروں کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

اسلام اور پاکستان دشمن قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے پبلک پراسیکیوٹر مجیب الرحمٰن کے خلاف کارروائی کی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر چھاپہ مارنے والے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ختم نبوت کانفرنس سے مولانا خواجہ خان محمد‘ مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ مولانا فضل الرحمٰن‘ مولانا مفتی نظام الدین شامزئی اور دیگر علماء کا خطاب!!!

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گذشتہ سو سال سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے اور پوری دنیا میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا راستہ روکنے کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر دینی فریضہ انجام دے رہی ہے۔ دفتر ختم نبوت پر پولیس کا چھاپہ قادیانیوں کی اور قادیانی نواز افسروں کی ملی بھگت ہے ذمہ دار افسران کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے پر پنجاب حکومت فوری طور پر معافی مانگے۔ دہشت گردی کی آڑ میں دینی اداروں کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان دشمن کارروائیوں کو روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ مساجد کی شکل پر ان کو عبادت گاہ بنانے سے روکا جائے اور ڈش انٹینا کے ذریعہ تبلیغی سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے۔ اور کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ قرآن کی توہین کرنے والے جج اور ہائی کورٹ میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے قادیانی

وکیل مجیب الرحمٰن کے خلاف آئین کے مطابق کارروائی کی جائے۔ان خیالات کا اظہار سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس ملتان سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن ‘عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ جامعہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مجلس تعاون اسلامی کے سربراہ مفتی نظام الدین شامزئی‘ تنظیم اہل سنت کے صدر مولانا عبدالستار تونسوی‘ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم اور دیگر علماء کرام نے کیا۔ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے کی۔کانفرنس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہاکہ موجودہ حکومت کی اسلام دشمنی روزبروز ہر فرد پر عیاں ہوتی جارہی ہے۔اور بھاری اکثریت کے گھمنڈ میں پہلے جمعہ کی چھٹی پر شب خون مارااور اس کے بعد،سودی نظام کو تحفظ دینے کے لئے سودی اسکیموں کا اعلان کیا۔ شریعت اپیلٹ بنچ میں سود کے خلاف اپیل کوالتواء میں ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس وقت پوراپاکستان جوئے کا اڈہ بنا ہوا ہے اور ہر ادارے نے جوئے کی اسکیمیں شروع کر کے کاروبار تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ حکومت نے پہلے دہشت گردی کی آڑ میں دینی مدارس کو تباہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔مدرسوں پر چھاپے مارنا معمول بنالیا صوبہ سرحد میں افغانستانی طلباء کے نام پر دینی مدارس کے منتظمین کو ہراساں کیا جارہا ہے۔اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر چھاپہ مار کر اتحاد بین المسلمین کو پارہ پارہ کرنے کے آخری منصوبے پر کام شروع کردیا گیا ہے۔ ہم حکومت کی ان سرگرمیوں کو کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کے تحفظ کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔یہ مذہبی ادارے ہماری بقا کا ذریعہ ہیں۔ ہم نے انگریزوں سے ان کی حفاظت کی اور اب آئندہ بھی ان کی حفاظت کریں گے۔ حکومت ان اداروں کے تقدس کو پامال کرنے سے باز آجائے ورنہ حکومت کو یہ اقدام مہنگا پڑے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہاکہ حکومت میں اس وقت ایسے قادیانی عناصر موجود ہیں جو قادیانیوں کے سربراہ کے حکم پر حکومت کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر یادگاری ٹکٹ جاری کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی۔اب متعصب قادیانی وکیل مجیب الرحمٰن کو پبلک پراسیکیوٹر مقرر کیا گیااور اس نے ہائی کورٹ میں قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی۔ان عناصر کی شہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر چھاپے مار کر

مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے ان افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جامعہ بنوری کے شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گذشتہ سو سال سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مصروف عمل ہے۔ اور حضور ﷺ کی عظمت کے لیئے ہر مسلمان اس پلیٹ فارم سے خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کے دفتر پر چھاپہ مسلمانوں کو آزمانے کے لیئے مارا گیا ہے۔ جس طرح (ربوہ) چناب نگر اسٹیشن پر حملہ کر کے مسلمانوں کو آزمانے کی کوشش کی گئی تھی۔ انشاء اللہ مسلمان مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کریں گے۔ کانفرنس سے مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی' مولانا اللہ وسایا' مولانا اسماعیل شجاع آبادی' حافظ ریاض درانی' مولانا لقمان علی پوری' مولانا عبداللہ بھکر' مولانا محمد حنیف جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا بشیر احمد' علامہ احمد میاں حمادی' حافظ یوسف عثمانی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

مرکزی دفتر پر چھاپہ کے خلاف پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان پر چھاپہ' ملازمین کو ہراساں اور فجر کی نماز باجماعت نہ ہونے دینے کے سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اعلان پر 30 اپریل کو پورے ملک میں زبردست یوم احتجاج منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مولانا احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم' مولانا محمد علی صدیقی نے کنری' مولانا نذر عثمانی نے حیدر آباد' مولانا راشد مدنی نے سانگھڑ اور مولانا محمد حسین ناصر نے سکھر' مولانا محمد جمال اللہ الحسینی نے پنوں عاقل میں جمعہ کے اجتماعات میں اس واقعہ کی بھر پور مذمت کی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کا حکومت سختی سے نوٹس لے اور اس واقعہ کی انکوائری کرائی جائے کہ انتظامیہ نے یہ اقدام کس لئے کیا؟۔ حالانکہ تمام لوگ اس بات کے شاہد ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک پر امن جماعت ہے اور خالص عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں کام کر رہی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کا ایک اجلاس حکیم محمد عاشق نقشبندی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر چھاپے کی بھر پور انداز میں مذمت کی گئی اور 30 اپریل کے جمعہ میں مولانا محمد عاشق نقشبندی' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' حکیم محمد سعید انجم' قاری سید علی حیدر شاہ' حافظ

عبدالواحد بدین' مولانا عبدالستار' چاوڑا کھوسکی' مولانا عبداللہ سندھی' قاری عبدالحمید حیدری' شادی لارج' قاری عبدالخالق' محمد صفدر صدیقی' ٹنڈو باگو مولانا عبدالواحد' منگریو مولانا محمد عیسیٰ' ماتلی مولانا محمد حسین' مولانا محمد رمضان آزاد' تلہار قاری عبدالرزق' مولانا خان محمد' ٹنڈو غلام علی' حافظ محمد زبیر' حافظ مجیب الرحمٰن' محمد عبداللہ' سجاول' شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا مفتی نذیر احمد' مولانا محمد صالح' مولانا غلام محمد' کنڑن' مولانا محمد اسماعیل' میرپور خاص' مولانا محمد فیض اللہ' مفتی عبیداللہ انور' مولانا محمد اکبر راشد' مولانا محمد عبداللہ' ڈگری' مولانا محمد اکرام الحق خیری' مولانا حافظ غلام غوث' جھڈو' مولانا حافظ محمد شریف' منور علی راجپوت' مولانا حافظ محمد ایوب کے علاوہ مٹھی' نوکوٹ' کنری' سامارو' عمرکوٹ' حیدرآباد' کوٹری' ٹنڈو آدم' سانگھڑ' نواب شاہ' خیرپور میرس' گمبٹ' سکھر' پنوں عاقل اور سندھ کے تمام چھوٹے بڑے شہروں علاوہ پشاور' کوئٹہ' لاہور' ایبٹ آباد' مانسہرہ' خانیوال' چیچہ وطنی' ساہیوال' بنو' آزاد کشمیر' بہاولپور' خان پور' رحیم یار خان' صادق آباد کی تمام اہم مساجد میں قرار دادوں کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ دفتر ختم نبوت ملتان پر چھاپہ مارنے والے افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جس نے غلط اطلاع دے کر ایک بین الاقوامی دینی ادارہ کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جس نے ملک دشمنی میں پاکستان کو لعنتی ملک کہا تھا۔ اس کے یادگاری ڈاک ٹکٹ شائع کرنا ملک دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ اسمبلی میں پاکستان مردہ باد کہنے والے اور رحمت دو عالم ﷺ کو معاذ اللہ ڈکٹیٹر کہنے والوں کو تحفظ دے کر حکومتی ادارے وارکان کوئی ملک کی خدمت نہیں کر رہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ڈاک ٹکٹ منسوخ کئے جائیں اور اس کے پس پردہ محرکات کا سختی سے نوٹس لے کر مجرموں کو پاکستان کے قانون کے مطابق سخت سے سخت سزا دی جائے۔

مجیب الرحمٰن قادیانی وکیل سرکاری خزانہ سے تنخواہ لے کر قادیانیت کی تبلیغ کا پرچار کئے ہوئے ہے۔ اس سے حکومت کی ساکھ متاثر ہو رہی ہے۔ عوام یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا اسلامی مملکت کا بیت المال قادیانیت جیسے کفر کی تبلیغ کے لئے وقف ہے۔ مجیب الرحمٰن قادیانی وکیل کو برطرف کیا جائے اور اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے حکومت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حکیم عبدالرحمٰن آزاد

منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع ملتان پر پولیس کے بلاجواز چھاپے' نمازیوں کی جامہ تلاشی لینے اور کارکنوں کو ہراساں کرنے کی مذمت کرتے ہوئے پولیس کے اس اقدام کو غیر قانونی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم ہے۔ جو فرقہ واریت پر قطعاً یقین نہیں رکھتی۔ اور اتحاد بین المسلمین کی سب سے بڑی داعی جماعت ہے۔ اگر یہ جماعت بھی پولیس کے غیر قانونی اور اوچھے ہتھکنڈوں سے محفوظ نہیں تو عام شہری کی کیا حالت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس اقدام کا فوری نوٹس لیتے ہوئے اس اقدام کے ذمہ دار پولیس افسران کے خلاف فوری کاروائی کرنی چاہیئے۔

اجلاس میں علامہ محمد احمد صاحب' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد' حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ محمد ثاقب' ڈاکٹر غلام محمد صاحب' حافظ محمد عمران صاحب' مولانا حافظ محمد اکرام صاحب' علامہ غلام رسول راشدی صاحب' مولانا عبدالحکیم صاحب' مولانا قاری فخرالدین صاحب' مرزا عبدالغنی صاحب' جناب شاہد چشتی صاحب' حافظ محمد امین صاحب' میاں محمد اسماعیل اختر صاحب' سید عبدالمالک شاہ صاحب' محمد اقبال خان صاحب' حاجی محمد ریاض صاحب' محمد حنیف صاحب' شوکت محمود صدیقی صاحب' مولانا گلزار احمد آزاد' مولانا جمیل احمد صاحب' محمد رشید اختر صاحب نے شرکت کی۔

بھاول نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں!

۵ محرم الحرام بروز جمعرات بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت واقع قاسم روڈ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا فیض احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک جناب ضیاء الرحمٰن صاحب نے کی۔ اجلاس میں حضرت مولانا فیض احمد صاحب' حضرت مولانا خدا بخش صاحب مرکزی مبلغ' حضرت مولانا سعید احمد صاحب' جنرل سکرٹری' قانونی مشیر جناب حافظ محمد اسلم صاحب ایڈووکیٹ' حضرت مولانا محمد انور صاحب' سید تحسین شاہ صاحب' اور ان کے علاوہ شہر کے معززین نے شرکت فرمائی۔

اجلاس میں حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے مجلس کی تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ مولانا شجاع آبادی نے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے پوری دنیا میں مجلس نے مرزائیت کا تعاقب کیا ہوا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ اور حضرت مولانا محمد حیات صاحب ؒ اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ نے اپنی پوری زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے

گزاریں۔ اس اجلاس میں بہاول نگر شہر کے ریلوے اسٹیشن پر رانا بشارت علی جو کہ متعصب مرزائی ہے اور اپنے ماتحت عملے کو مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ جو اس کی تبلیغ نہ سنے اس کا تبادلہ کر دیتا ہے۔ اس امر پر بحث کرتے ہوئے شرکاء اجلاس نے فیصلہ کیا کہ جمعہ کے اجتماعات میں حکومت وقت کے سامنے قرارداد کے ذریعے یہ مطالبہ رکھا جائے کہ اس مرزائی کو فوراً معطل کیا جائے۔ یہ قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ اگر اس کو معطل نہ کیا گیا تو حالات کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے جامع مسجد نادر شاہ' مولانا محمد طیب فاروقی نے تحصیل والی مسجد اور مولانا محمد قاسم نے مدینہ مسجد میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا اور قرارداد پاس کرائی۔

کیبنٹ ڈویژن نے سرکاری کاغذات میں چناب نگر لکھنے کی ہدایت کر دی

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) کیبنٹ ڈویژن اسلام آباد نے سرکاری کاغذات میں ربوہ کی بجائے چناب نگر لکھنے کے بارے میں ایک مراسلہ کے ذریعہ سیکرٹری وزارت داخلہ کو مطلع کیا ہے کہ وفاقی سرکاری اداروں کو مطلع کر دیا جائے۔ یہ اطلاع کیبنٹ سیکرٹریٹ کیبنٹ ڈویژن کے سیکشن آفیسر محمد دین ناز نے ایک یادداشت کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو دی ہے۔ اس سلسلہ میں پاسپورٹ دفتر فیصل آباد کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور جھنگ شناختی کارڈ دفتر کے ڈسٹرکٹ رجسٹرار نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو آگاہ کیا ہے کہ نئے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ جاری کرنے کے موقع پر ربوہ کی بجائے چناب نگر لکھا جا رہا ہے۔ سوئی ناردرن کمپنی فیصل آباد بھی آئندہ ماہ کے بلوں پر چناب نگر لکھا کرے گی۔ ریلوے اسٹیشن ربوہ کی عمارت اور ٹکٹوں پر چناب نگر لکھنے کے بارے میں جنرل منیجر ریلوے لاہور کو لکھا جا رہا ہے۔ آئندہ ہفتہ اس پر عمل درآمد ہوگا۔ ٹیلی فون بلوں پر چناب نگر لکھنے کے بارے میں جنرل منیجر ایف ٹی آر نے یقین دہانی کرائی ہے۔ ڈاک خانہ ربوہ اور بجلی کے بلوں' بینکوں کی خط و کتابت پر ربوہ کی بجائے چناب نگر لکھنے کے بارے میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ الفضل پر بھی چناب نگر لکھا جائے گا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۴ اپریل ۱۹۹۹ء)

مسلمانوں کی فتح اور قادیانیوں کی شکست

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحٰق ساقی نے تحصیل حاصل پور کا دورہ کیا۔ وہ چک نمبر ۱۹۲ مراد میں گئے جہاں قادیانیوں کی عبادت گاہ (مرزاڑے) کے متعلق ۷ اپریل کو ایک مشترکہ علماء، تاجران اور وکلاء کا ایک وفد اے سی اور ڈی ایس پی حاصل پور کو ملا۔ اور انہیں ساری تفصیل سے آگاہ کیا۔ جس کا انتظامیہ نے فوراً نوٹس لے کر پولیس کی بھاری نفری ساتھ بھیج دی۔ انسپکٹر مطلوب احمد باجوہ کی قیادت کے اندر یہ قافلہ روانہ ہوا۔ عبداللطیف قادیانی کی بیٹھک کے اندر 24/4/99 کو تحریری معاہدہ ہوا۔ انتظامیہ کی موجودگی میں مرزائیوں نے کہا کہ تمام لوگ و مبلغین ختم نبوت مذکورہ چک میں آجائیں۔ یہ جیسے کہیں گے ہم ویسے اپنی تعمیر گرادیں گے۔ معاہدہ کے مطابق علماء اور تاجر حضرات کا وفد جب چک میں پہنچا تو قادیانی مشتعل ہو گئے۔ کہنے لگے اگر لاشیں لے جانا ہیں تو لے جاؤ۔ ہم اپنی عبادت گاہ میں کوئی تبدیلی نہیں کرنے دیں گے۔ یہ وفد دوبارہ اے سی حاصل پور کے پاس پہنچا صورت حال سے آگاہ کیا تو انتظامیہ نے مداخلت کرتے ہوئے قادیانیوں سے کہا کہ اگر تم نے 3 مئی تک اس (مرزاڑے) کی شکل نہ بدلی تو پھر تمہارے خلاف پاکستان کے قانون کے مطابق کاروائی کی جائے گی۔ 4 مئی کو جناب انسپکٹر مطلوب احمد باجوہ کے ساتھ مبلغ ختم نبوت اور وفد کے ارکان جب موقع پر گئے تو قادیانیوں نے (مرزاڑے) کے میناروں، مین دروازہ اور محراب کو مسمار کر کے اس تعمیر کو کمرہ کی شکل دیدی۔ وفد میں جماعت ختم نبوت حاصل پور کے امیر قاری محمد ادریس صاحب، حافظ سعید احمد صاحب، مولانا فیض اللہ صاحب، امان اللہ صاحب، محمد صدیق شاہ صاحب نے اس کامیابی پر مقامی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شائع شدہ کتاب تاریخی قومی دستاویز انتظامیہ کے افسران کو پیش کی۔

خریداران لولاک سے گذارش

ضروری اعلان

جن خریداران کی سالانہ خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ ان کو زر سالانہ بھجوانے کے لئے دفتر لولاک سے خط بھیجا گیا۔ اب اس اعلان کے ذریعہ ان سے دوبارہ درخواست ہے کہ اس دینی پرچہ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے محافظ رسالہ سے تعاون فرماتے ہوئے زر سالانہ فوراً بھجوادیں۔ شکریہ!

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

ادارہ

نام کتاب :مکاتیب شیخ الحدیث رحمہ اللہ

صفحات :784

قیمت :450

ناشر :مکتبہ الحرمین کریم پارک راوی روڈ لاہور فون :7727143

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ نے ساڑھے چھ سو سے زائد محبت نامے شیخ زمانہ اور اپنے محسن و مربی قطب الارشاد حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ کی خدمت اقدس میں بکمال عقیدت و اخلاص ۱۳۶۰ھ اور ۱۳۹۸ھ (۱۹۴۱ـ۱۹۷۸) کے دوران تحریر فرمائے۔ یہ کتاب ان مکاتیب کا بیش قدر مجموعہ ہے۔

ان مکاتیب کے مخصوص اور منفرد اسلوب اور طرز مراسلت نے حضرت شمس تبریزیؒ اور مولانا رومؒ کے تعلق خاطر اور جذب و محبت کی یاد تازہ کردی ہے۔ یہ خطوط در حقیقت شیخ الحدیثؒ کے کمال ادب واحترام اور مولانا رومؒ کے تتبع میں :

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں　　　گفتہ آید در حدیث دیگراں

کا مصداق اور حضرت شیخؒ کے مخصوص پیرایہ اظہار میں ان کے باطنی سوز و گداز کے آئینہ دار ہیں۔ ان نگارشات کا ہر جملہ حضرت رائپوریؒ کے لئے مولانا محمد زکریاؒ کے جذبہ احترام و محبت اور تشکر وامتنان میں ڈوبا ہوا ہے۔ انہوں نے ان مکاتیب میں نہ صرف روز مرہ کے حالات اور اخبار کو سمودیا ہے بلکہ اکثر خطوط میں بہت سے علمی موضوعات کو موضوع سخن بنایا ہے۔ تعارف نامے میں شامل ان مکاتیب کے مضامین کی فہرست سے موضوعات کا تنوع اور حضرت شیخؒ کی زمانہ حاضرہ کے مسائل پر گہری نظر اور مجتہدانہ گرفت پوری طرح نمایاں ہے۔

حضرت سید نفیس شاہ صاحب نے ان مکاتیب کو بے حد عرق ریزی اور محبت سے مرتب و مدون فرمایا۔ انہوں نے اپنے پیش لفظ اور تعارفی مضامین میں مکاتیب کے مخصوص اسلوب نگارش، ان کی تاریخی

وادبی اہمیت 'حضرت رائپوری'' سے شیخ الحدیث'' کے تعلق خاطر اور حضرت شیخ کی نظر میں حضرت اقدس'' کے مرتبہ ومقام اور ان کی قدر ومنزلت پر سیر حاصل انداز میں روشنی ڈالی ہے۔اس تعارف نامے میں سید نفیس الحسینی شاہ صاحب کا تحریر کردہ پیش لفظ اس کی افادیت کے پیش نظر شامل کیا جارہا ہے۔(پیش لفظ کتاب کے صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

اگر ان مکاتیب کو مولانا محمد زکریاؒ کے خود نوشت ملفوظات کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

حضرت شیخ الحدیث'' کے سلسلہ طریقت وتبلیغ میں منسلک قدردانوں اور حضرت رائپوری'' کی خانقاہ سے تزکیہ نفس اور روحانی فیوضات کے سرچشموں سے سیراب اور فیضیاب ہونے والے خوش قسمت اور باذوق حضرات کے علاوہ دیگر علم دوست قارئین کو اس کتاب کے مطالعہ سے بے شمار روحانی اور علمی فوائد حاصل ہوں گے۔اور انہیں شیخ الحدیث'' کے خزینہ علم وعرفان سے رشد وہدایت اور فقہی ودینی نکات کے ہزاروں گوہر نایاب اور گل ہائے رنگارنگ ملیں گے۔

سید نفیس شاہ صاحب کی زیر نگرانی یہ کتاب مکتبہ الحرمین کریم پارک راوی روڈ لاہور نے نہایت ذوق وشوق اور محنت کے ساتھ اپنی اولین اشاعت کے طور پر شائع کی ہے۔کتاب نہایت عمدہ سفید ۶۸ گرام آفسٹ کاغذ پر چھپی ہے۔ جبکہ اس کا اعلیٰ ایڈیشن آرٹ پیپر ۹۰ گرام میٹ فنش پر طبع ہوا ہے۔اعلیٰ ایڈیشن کی بازاری قیمت ۴۵۰ روپے۔ جبکہ معیاری ایڈیشن کی قیمت ۳۰۰ روپے رکھی گئی ہے۔

نام کتاب	: کیا امریکہ جیت گیا؟
ترتیب وتحقیق	: محمد متین خالد
صفحات	:388
قیمت	:-/200
ناشر	: علم وعرفان پبلشرز اردو بازار لاہور فون :7352332

ایمان پرور' فکر انگیز اور انکشافاتی تاریخی تحریروں پر مشتمل ''کیا امریکہ جیت گیا'' فاضل نوجوان محمد متین خالد کی تازہ تصنیف ہے۔اس سے بیشتر وہ ''ثبوت حاضر ہیں'' اور ''غدار پاکستان'' ایسی شہر آفاق کتابیں لکھ کر علمی وتحقیقی میدان میں اہل علم ودانش سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب پاکستان میں آج تک رونما ہونے والے توہین رسالتؐ کے تمام واقعات 'اس پر مسلمانوں کی لاتعلقی 'بے حسی 'بے

توجہی اور مجرمانہ خاموشی کے دلخراش نوحے' پاکستان میں قانون توہین رسالتؐ پر عمل در آمد کے خاتمے اور اس سلسلہ میں پاکستانی مسلمانوں کی شکست کی المناک کہانی کی تفصیلات پر مبنی ہے۔

ایک مضمون نگار کے مطابق "گذشتہ اور موجودہ حکمرانوں کے مختلف اقدامات سے اس بات کی بو آتی ہے کہ وہ امریکہ کی خواہش پر قانون توہین رسالت ﷺ میں تبدیلی کے لئے ذہنی طور پر مکمل تیار ہو چکے ہیں۔ وہ اس تبدیلی سے درپیش آنے والے خطرات سے بھی گھبراتے ہیں کہ کہیں عوام انہیں اقتدار سے باہر نہ پھینک دیں۔ لہٰذا انہوں نے یہ چال چلی کہ ملک کے تمام ڈپٹی کمشنر حضرات کو زبانی طور پر ہدایات جاری کیں کہ آئندہ شان رسالت ﷺ میں گستاخی کا واقعہ پیش آنے کے باوجود کسی ملزم کے خلاف بھی مقدمہ درج نہ کیا جائے۔ اور اگر مسلمانوں کے پرزور احتجاج وہڑتال کے پیش نظر اور حالات کو کنٹرول کرنے کی خاطر 'بادل ناخواستہ مقدمہ درج کر بھی لیا جائے تو اس بات کی پوری کوشش کی جائے کہ ملزم جلد از جلد ضمانت پر رہا ہو جائے۔ اس دوران اگر ملزم بیرون ملک جانا چاہے تو اسے تمام تر سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اور اسے باعزت طور پر رہا کروانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ قصہ مختصر یہ کہ اب امریکہ کے دباؤ پر ہر حکومت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ آئندہ قانون توہین رسالت ﷺ کے تحت کسی بھی ملزم کو سزا نہیں ملے گی۔ رہا مسلمانوں کا ردعمل تو اس حقیقت سے انکار نہیں کرنا چاہئے کہ مسلمان ایمانی طور پر بے حد کمزور ہو چکا ہے۔ اس کا رشتہ نبی کریم ﷺ سے تقریباً ٹوٹ چکا ہے۔"

اس کتاب میں 30 سے زائد اہل علم حضرات کے علمی' تحقیقی اور فکری مضامین شامل ہیں۔ جن میں جسٹس ڈاکٹر محمود احمد غازی' سید ابو الاعلیٰ مودودی' ڈاکٹر اسرار احمد' ڈاکٹر سرفراز نعیمی' محمد عطاء اللہ صدیقی' حامد میر' جمیل احمد عدیل' ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ' ڈاکٹر غلام مرتضٰی ملک' نصرت مرزا' پروفیسر کریم بخش نظامانی' سید محمد احمد رضوی' نسیم شاہد' مولانا عبدالرشید انصاری' ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری' اور مولانا محمد عیسیٰ منصوری ایسے علماء و دانشور شامل ہیں۔ نامور سکالر و صحافی ڈاکٹر یٰسین رضوی کا ایمان افروز دیباچہ بھی لائق مطالعہ ہے۔ یہ کتاب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہر مسلمان اپنی تصویر دیکھ کر بحیثیت امتی حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے تعلق کا تعین خود کر سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس موضوع پر اتنی خوبصورت اور جامع کتاب پہلے کبھی شائع نہیں ہوئی۔ ہر مسلمان کو تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

مرزائیوں کے بڑوں کے لئے

فیصلہ کرلیں!

مرزا نے اپنے ایک اشتہار "قیامت کی نشانی" میں حضرت شیخ سرہندیؒ کو مجدد الف ثانی مانا ہے۔۔۔۔ اس کا یہ اشتہار تبلیغ رسالت نامی کتاب کے صفحہ نمبر 133 پر موجود ہے۔۔۔۔ تبلیغ رسالت کتاب مرزا کے اشتہارات کا مجموعہ ہے۔۔۔۔

مجدد وقت کا مطلب ہے وہ کامل بزرگ جو ہر صدی کے شروع میں پیدا ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں میں رائج شدہ غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے' یعنی دین میں نئی روح پھونکتا ہے۔۔۔۔ مجدد الف ثانی تو دوسرے ہزار برس کے طور پر ہوئے ہیں۔۔۔۔ اس لحاظ سے وہ کامل بزرگ تھے۔۔۔۔ مرزا نے بھی انہیں کامل بزرگ مانا ہے۔۔۔۔

مرزائی کتاب "آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک" کے صفحہ 7 پر بھی امام ربانی شیخ احمد سرہندیؒ کو مجدد الف ثانی لکھا ہے۔ گویا مرزا اور پوری مرزائی جماعت انہیں مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔۔۔۔ تب پھر مرزائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اور ہمارے درمیان ان سے فیصلہ کرالیں۔۔۔۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات "خطوط" کے حوالے بھی اپنی کتاب میں مرزائیوں نے دیئے ہیں۔۔۔۔ تب پھر اس میں جھگڑے کی کیا بات ہے۔۔۔۔ خود کو یا دوسروں کو الجھانے کی کیا ضرورت ہے۔ آیئے! حضرت مجدد الف ثانیؒ سے فیصلہ لے لیتے ہیں۔۔۔۔ ان کے جس خط یا جن خطوط کا حوالہ مرزائی کتاب میں موجود ہے۔۔۔۔ ہم ان کے اطمینان کے لئے وہی خطوط پیش کر دیتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا۔۔۔۔ اس سے بڑھ کر ان کا اطمینان آخر کس طرح ہو سکے گا۔۔۔۔ امید ہے۔۔۔۔ تمام مرزائی یک زبان کہہ اٹھیں گے۔۔۔۔ بالکل ٹھیک۔۔۔۔ کرایئے ہمارا اطمینان۔۔۔۔ اور دکھایئے ان کا فیصلہ۔۔۔۔ لیجئے پڑھئے۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی (مکتوب نمبر 17 جلد دوم دفتر سوم صفحہ 369) فرماتے ہیں:

"پیغمبروں میں حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے ہیں۔ اور ان میں سب سے آخر میں خاتم النبوۃ حضرت محمد ﷺ ہیں۔۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ تو حضرت خاتم الرسول ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں گے۔" (مکتوب نمبر 301 میں مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں):

"اور یہ منصب نبوت سید البشر ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد حضرت خاتم الرسول ﷺ کی شریعت کے تابع ہوں گے۔"

اب آپ فیصلہ خود کرلیں۔

ادارۂ تالیفات اشرفیہ

کی چند اہم جدید مطبوعات

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان (پاکستان) 41501-540513

علماء حق کی امیدوں کی ترجمان

اشرف التفاسیر

جلد منظر عام پر آرہی ہے

قرآن پاک کے علوم و معارف کا بیش قیمت ذخیرہ تفسیری جواہر کا بحر بے کنار حکیم الامت حضرۃ تھانویؒ کی جملہ کتب 'مواعظ و ملفوظات' خطبات وارشادات سے منتخب الہامی تفسیری نکات کا حسین مجموعہ۔ چار جلدوں میں

تفسیر بغوی عربی اردو

المعروف معالم التنزیل

محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود البغویؒ کی محققانہ قلم سے قرآن پاک کی وہ مستند تفسیر جس کو امام ابن تیمیہ نے تفسیر کبیر و قرطبی پر ترجیح دی ہے خوبصورت چار جلدوں میں =/1290 روپے

کنز العمال

فی سنن الاقوال والافعال

علامہ علاؤالدین علی المتقی الحنفی الہندیؒ کی جمع کردہ تقریباً پچاس ہزار قولی و فعلی احادیث کا سب سے بڑا مجموعہ تخریج احادیث کے لئے مستقل علیحدہ دو جلدیں مکمل خوبصورت اٹھارہ جلدوں میں =/6900 روپے

مع رسائل مفیدہ

مصنف ابن ابی شیبہ

فی الاحادیث والآثار

چار ہزار ابواب کے گلستان میں پھیلے ہوئے تقریباً تیس ہزار اقوال رسول ﷺ کے مہکتے ہوئے پھولوں کا حسین مجموعہ خوبصورت ۹ جلدوں میں کامل سیٹ =/2400 روپے

السنن الکبریٰ للبیہقی

مع جوہر النقی

احادیث کا نایاب مستند علمی ذخیرہ دس ہزار سے زائد احادیث مع ضروری حواشی کے پاکستان میں پہلی بار خوبصورت دس جلدوں میں =/2550 روپے

لسان المیزان

فی اسماء الرجال

علامہ ابن حجر العسقلانیؒ کے قلم سے پچاس ہزار سے زائد رجال احادیث کے مستند احوال پاکستان میں پہلی بار مکمل سات جلدوں میں =/1300 روپے

نسیم الریاض

فی شرح الشفاء للقاضی عیاض

علامہ قاضی عیاض کی شہرہ آفاق کتاب "الشفا" کی مفصل شرح اہل علم حضرات کی عرصہ دراز سے تمنا کے عین مطابق بڑی تختی پر پاکستان میں پہلی بار کامل چار جلدوں میں =/1690 روپے

کامل ۲۴ حصے ۱۲ جلدوں میں

کلید مثنوی

پہلی بار بڑی تختی پر جلی قلم کے ساتھ

مولانا جلال الدین رومیؒ کی معرکہ آرا ضخیم تصنیف "مثنوی مولوی معنوی" کی لاجواب پہلی مستند اردو شرح حکیم الامت تھانویؒ کے علوم و معارف سے لبریز قلم سے =/3600 روپے

Manthly Laulak Multan Regd.No.M-108

چودھویں

سالانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

ختمِ نبوت کانفرنس

برمنگھم

بمقام جامع مسجد برمنگھم
۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

مورخہ ۸ راگست
۱۹۹۹ء بروز اتوار

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ☆ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ☆ مسئلہ جہاد ☆ قادیانیت کے عقائد وعزائم ☆ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ☆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن۔ ایس ڈبلیو 9,9 ایچ زیڈ یو کے

فون: 8199 - 737 - 071